

# روحانیت کے بلند ترین خیالات کا پرچارک رسالہ "اوم" حرلے

April

1967



महाराजा परीक्षित कलियुग से गायत्री रक्षा कर रहे हैं

Price : 75 Paisa

Editor : G.N. NANDA





خیالات کا پرچارک



روحانیت کے بلند ترین

صفحہ

مضمون نگار

عنوان

نمبر

فہرست مضامین

ماہ اپریل ۱۹۶۷ء

چند سالانہ

گیارہ روپے 11/- Rs

قیمت فی پرچہ 75 پیسے

ممالک غیر سے 18/- Rs

ایڈیٹر

گورکھ ناتھ نندہ

فہرست مضامین

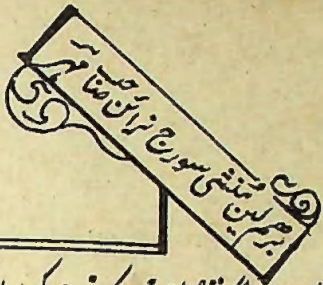
۱

...

- ۲ خیرات  
۳ اتم بودھ  
۴ دنیا کے بے ثبات سے۔ (شری گوپال داس مسرور)  
۵ سادھن پنچاک۔ (بھگوان شنکر اچاریہ کبریت) مترجم سنت ہریش چاکی  
۶ مری منوہر  
۷ ورن اشرم  
۸ مالک تھے  
۹ ہندو  
۱۰ چانکیہ نیتی۔  
۱۱ ہندو دھرم کی بلند پایہ تعلیم۔ حکیم رملداس مضطر  
۱۲ اسی روپ میں۔ شری جگن ناتھ کھنہ صفی  
۱۳ کبھی یہ بھارت اخلاق کا نمونہ تھا۔ شری جلال بھارتی  
۱۴ شہید اعظم بھگت سنگھ  
۱۵ گورو رکھشا  
۱۶ پاپوں سے ڈرو  
۱۷ کوی دل  
۱۸ ہنری منوہر لال منوہر  
۱۹ ایڈیٹر  
۲۰

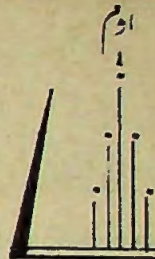
۲۱ مینا ہنس  
۲۲ ان ہاتھوں  
۲۳ ندریاں میں نہیں  
۲۴





# دان

## (خیرات)



میں جھوکا تھا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلوا یا  
 نہیں ممکن کہ تو جھوکا ہو۔ یہ کیا تو نے فرمایا  
 تیرے در پر تھا جھوکا ہو کے روٹی مانگنے آیا  
 وہ میں ہی تھا بتا اپنے کئے سے اب بھی شرمایا

قیامت میں خدا پوچھ لگا تجھ سے اے مرے بندے  
 کہے گا تو۔ الہی تو تو رب ہر دوعالم ہے  
 جواب اس کا ملے گا یہ فلاں بندہ ہر اک دن  
 دیا کھانے کی جالیکن جواب صاف اُسے تو نے

میں پیاسا تھا مگر تو نے مجھے پانی نہ پلوایا  
 نہیں ممکن کہ تو پیاسا ہو یہ کیا تو نے فرمایا  
 تیرے در پر تھا پیاسا ہو کے پانی مانگنے آیا  
 وہ میں ہی تھا بتا اپنے کئے سے اب بھی شرمایا

سوال اب تجھ سے یہ ہو گا خدا کا اے مرے بندے  
 کہے گا تو۔ الہی تو تو رب ہر دوعالم ہے  
 جواب اس کا ملے گا یہ فلاں بندہ ہر اک دن  
 دیا پانی کی جالیکن جواب صاف اُسے تو نے

میں نہ کا تھا مگر تو نے مجھے کپڑا نہ پہنایا  
 نہیں ممکن کہ تو نہنگا ہو یہ کیا تو نے فرمایا  
 تیرے در پر تھا نہنگا ہو کے کپڑا مانگنے آیا  
 وہ میں ہی تھا بتا اپنے کئے سے اب بھی شرمایا

سوال اب تجھ سے یہ ہو گا خدا کا اے مرے بندے  
 کہے گا تو۔ الہی تو تو رب ہر دوعالم ہے  
 جواب اس کا ملے گا یہ فلاں بندہ ہر اک دن  
 دیا کپڑے کی جالیکن جواب صاف اُسے تو نے

مرض تھا جھکولاقی پر نہ تو کچھ بھی دوا لایا  
 نہیں ممکن کہ تو بیمار ہو کیا تو نے فرمایا  
 مرض سے ہو کے بے طاقت ترے در پر چلا آیا  
 وہ میں ہی تھا بتا اپنے کئے سے اب بھی شرمایا

سوال اب تجھ سے یہ ہو گا خدا کا اے مرے بندے  
 کہے گا تو۔ الہی تو تو رب ہر دوعالم ہے  
 جواب اس کا ملے گا یہ فلاں بندہ ہر اک دن  
 دوا کی جا دیا لیکن جواب صاف اُسے تو نے

میں حاجت مند تھا پر تو مری حاجت نہ برلایا  
 نہیں ممکن کہ تجھے حاجت ہو یہ کیا تو نے فرمایا

سوال اب تجھ سے یہ ہو گا خدا کا اے مرے بندے  
 کہے گا تو۔ الہی تو تو رب ہر دوعالم ہے



جواب اس کا بلکہ گایہ فلاں بندہ ہر ایک دن تیرے در پر تھا حاجت مند ہو کر مانگنے آیا  
دیا در کی جگہ لیکن جواب صاف اُسے تو نے وہ میں ہی تھا بتا اپنے کئے سے اب بھی شرایا

بہت ایسا ہوا ہے الغرض اے مہر گر سوچیں خدا سائل کے بھیسوں میں ہمارے پاس جو آیا  
ہمارے پاس جو کچھ ہے اُسی نے ہو بخشنا ہے گیا کوئی نہ کچھ لیکر نہ کوئی ساتھ کچھ لایا  
مگر کیسا تعجب ہے کہ جو کچھ اُس نے بخشنا ہے دھتیا جوں کو اس میں سے دیا ہم نے نہ دلوایا  
قیامت میں اٹھیں گانہ ہمارا سرخالت سے سوال اعمال کا گر اس طرح سے درمیاں آیا

قسط 8

”اُردو“

اتم بودھ

گزشتہ سے پوینہ  
سلسلہ کے نو دیکھو پرمچہ ماہ مارچ ۱۹۶۶

جگت گورو شری سوامی سنگھ آپاریہ کرت

ترجمہ و تشریح۔ اذ بخشی نرسنگد اس لوڈی کنٹرولر آف ڈیفنس انٹنس دہرہ دون

(۳۳) میں من نہیں ہوں۔ اس لئے شوک اچھا دولش اور کچھ مجھ میں نہیں ہیں۔ شرقی اُتا کو من اور پران سے رہت شدہ کھن کرتی ہے۔

(تشریح) من بھی ہما بھوتوں کے ستوگن انش سے اُتین ہما بھوتوں کا کار بھوت روپ ہے میں ہما بھوتوں کا درشتا اور اُدی گاڑ ہوں۔ اسلئے ہما بھوتوں سے نیارہ ہوں۔ من ہما بھوتوں کا کاریہ ہے۔ اس واسطے من سے بھی نیارہ ہوں۔ من چنچل ہے۔ میں اچل ہوں۔ من و کار شیل ہے۔ میں نروکار ہوں شوک اچھا دولش اور کچھ ایتادی من کے دھرم من میں رہتے ہیں۔ انکا میرے ساتھ کوئی سمبندہ نہیں۔ مجھے یہ چھو بھی نہیں سکتے۔ مجھے نہ یہ شوک ہے نہ دولش نہ اچھا ہے نہ کچھ۔ من میں انیک برتیاں اُٹھتی ہیں اور کچھ جاتی ہیں۔ میں جوان کا درشتان سے نیارا ہوں۔ نت شدہ اسنگ ہی رہتا ہوں۔ اسنگ رہتے ہوئے میں من کو من کی برتوں کو دیکھتا اور پر کا ش کرتا ہوں۔ میری ستا پاکر ہی من سنگپ وکاپ کرتا ہے بلین من کی کلپنا مجھے چلا سمان نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ من چلی کلپنا نہیں کر سکتا بلکہ جس سے من سنگپ وکاپ کرتا ہے۔ وہ میں ہوں۔ میں من کو جانتا ہوں۔ من مجھے نہیں جان سکتا۔ جس طرح چشم (سندھی) ان ہاتھوں کو پکڑنے سے عاجز ہے۔ جن ہاتھوں میں وہ خود پکڑا ہوا ہے۔ اسی طرح میں شریر نہیں ہوں۔ میں کوش نہیں ہوں۔ گیان اور کرم اندریاں میں نہیں۔ من بدھ چیت اہم کار اُدی انتہ کرن بھی میں نہیں۔ پران بھی میں نہیں ہوں۔ کیونکہ پران بھی جڑ ہیں۔ میں جیتن ہوں۔ میری ستا پاکر پران بھی پکڑا ہوا ہے۔ میں پران کا بھی پران ہوں۔ اسلئے شرعی بھگوتی نے اُتا کو من اور پران سے رہت شدہ کھن کیا ہے۔ اس لئے او پیارے جلیا سو خوب دوست لغزہ لگاؤ ”شودہم“۔ جگدا ندر و پاشودہم شودہم۔ میں سچا ندر سوپ کلپان مورت ہوں۔ اور مستانہ وار لکھیر۔



(۳۴) میں نرگن۔ نشکر یہ۔ نت۔ نرو کلپ۔ نرجن۔ نرا کارنت مکت اور نرمل ہوں۔

(مشرح)۔ اومے و نریاک یا نیتی نیتی کے قاعدے سے یہ بنایا گیا۔ کہ اتما اور شریر بھتن بھتن میں شریر کے انترگت تینوں شریر۔ انکی تین اوستھائیں (جاگرت سوپن شچیتی) پانچ گوش۔ انہ کرن۔ گیان کرم اندریاں اور پران تمام آجاتے ہیں اسکے علاوہ یہ اناتم پادھتہ اگیان رجیت اور کلپیت ہیں۔ و استوک نہیں۔ دستو ماتر صرف اتما ہے جو ہمارا اپنا سروپ ہے۔ اسکے اب اتما کا سروپ بتا رہے ہیں۔ پوکرتی کے تین گن سمت رج تم۔ پوکرتی کے رچے ہوئے پدارتھوں میں ورتان ہوتے ہیں۔ اتما ان سے نیا رہے۔ اتما پران کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جس طرح بلیوں کے لال پیلے اور ہرے رنگ سے بلی کی دھارا سدا ہی الیمپ اور اسنگ رہتی ہے۔ اسی طرح اتم ستا سدان گنوں سے پرے رہتی ہے۔ اسی کو نرگن کہتے ہیں۔

چونکہ اتما ایک اور ادویتہ ہے۔ ایک میں کر یا بن نہیں سکتی۔ کر یا وان گنی شل ہوتا ہے۔ اور وکار وان ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اتما سدا ایک رس اور نروکار ہے۔ اسکے اتما نشکر یہ ہے۔ سوائے اتما کے سب اشیا، فانی اور ناشواں ثابت ہوتی ہیں۔ زمانے میں کسی شے کو ثابت نہیں صرف اتما ہی ایک ایسی دستو ہے جو سدا جوں کی توں ایک رس دائم قائم ہے۔ اس سے گیان وان اتما کو نیتہ کہتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ سنکپ و کلپ من کا دھرم ہے۔ اور اتما من سے نیا رہے۔ اس لئے اتما من کے دھرموں سے بھی رہت ہے۔ لہذا وہ نروکلپ ہے۔ اتما کے اندر کسی پرکار کا کلپ نہیں ہو سکتا۔ کلپنا کسی کی کو ظاہر کرتی ہے۔ اتما ایک ادویتہ شدہ اور پورن ہے۔ اس میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اتما نروکلپ ہے نیز اس میں مایا مل روپی اندھکار بھی نہیں جیتن ہونے کے ناطے وہ گیان سروپ اکتوا پرکاش سروپ جیوترے ہے جس طرح سورج جو روشنی کا بھنڈار ہے۔ اس میں اندھیرا نام کو بھی نہیں مل سکتا۔ اسی طرح اتما میں مایا مل روپی اندھیکار بھی نہیں ہو سکتا۔ وہ نرجن ہے۔ پرجین دستو ہی آکار والی ہوتی ہے اور اسی میں وکار بھی ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ ترم بھید اور پری پھید سے رہت ہے۔ لا محدود ہے۔ اس میں آکار اور وکار نہیں ہو سکتا۔ لہذا وہ نراکار اور نروکار و سنو سدا ایک رس رہنے سے وہ سدا شدہ اور نرمل ہوتی ہے۔ جہاں غیر کوئی شے ہے نہیں۔ وہاں مل اور بندھن کہاں سے ہوگا۔ اس لئے اتما نیت شدہ نرمل اور نت مکت ہے۔ جگیا سو ان بھاؤ ناؤں سے اپنے اتم سروپ کی پہچان کریں۔ اور اسی کا ابھیا س کریں۔ میں نت شدہ نراکار نروکار نروکلپ نرجن نت مکت نشکر یہ اتما ہوں۔

(۳۵) اکاش کے سمان میں سر پدارتھوں میں انتر باہر اوت پروت اکتوا ویا پاک ہوں۔ نروکار سم نت شدہ اسنگ نرمل اور اچیت ہوں۔

(مشرح)۔ اتما کے سروپ کا وزن کرتے ہوئے بھکوان شنکر کہہ رہے ہیں کہ اتما سرو ویا پاک ہے جس طرح اکاش سب دستووں میں اند باہر ویا پاک ہوتا ہے۔ اسی طرح میں اتم روپ سے سب پدارتھوں میں اند باہر بھرا ہوا ہوں حقیقت یہ ہے کہ دیگر سب پدارتھ محض کلپیت اور اگیان رجیت ہیں۔ اتما کے مقابلے پر دوسری کوئی دستو نہیں ہے۔ جس سے اتما میں ویا پاک ویا یہ بھاؤ قائم نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب تاک جگیا سو شریر روپی سنگھات کو سمت دیکھ رہا ہے اور اتما کا سا کشت کار انہیں ہوا۔ نیتی نیتی قاعدہ سے بمن اور ندھیا من چل رہا ہے۔ اس وقت تاک جگیا سو کو اسی پرکار کا وجار کرنا ہوگا جس سے اتم اتما دو پاک درڑھ ہو کر اتم



نیشٹھا بلی ہو۔ اور منٹش اتم برائن ہو سکے۔ اسلئے جلیا سوئیوں و چار کرے۔ کہ میں اکاش و ت سرو ویا پاک ہوں۔ اور سدا الیہ پ  
ہوں۔ نزد کار ہوں۔ سدا ایک رس رہتا ہوں۔ سمتار پنی مند پر اس رکھتا ہوں۔ ہر پر کار کے مل سے رہت ننت شدھ اور نرمل ہوں۔  
سنگ سے رہت ہوں۔ اچیت ہوں۔ مجھ میں کمی یا کراوٹ کو راہ نہیں میں جوں کاتوں داکم قائم ہوں۔ چننا ترستا چدا کاش  
سروپ ہوں۔

(۳۶) میں نشیجے کر کے پرہم برہم ہوں۔ جو کہ ننت شدھ مکت ایک ادوتیہ ست چت اتمند ہے۔  
(مشرح) برہم کے لکھن ویدنے لکھن کئے ہیں۔ ستیم گیا تم۔ اتم برہم۔ اتم برہم اتیادی۔ وہ سب گن اتمائیں موجود ہیں۔  
لہذا میں اتم پرہم برہم ہوں۔ ایسا میرا یقین ہو گیا ہے۔ اب مجھے کوئی سنسنے باقی نہیں رہا۔ میں سروپ سے ست چت اتمند  
روپ ہوں۔ واحد لا شرک یا ایک ادوتیہ ہوں۔ ننت مکت اور شدھ کا شدھ ہوں۔ اہم برہم اسی۔ میں برہم ہوں۔ بشوہم۔  
میں کلیان سروپ اتم ہوں۔ سوہم میں وہ ہوں۔ تو مسمیٰ وہ تو ہے یہاں اگر سارے جہاں کیہ سادھک ہوتے ہیں۔ تمام وہ اور  
سارے بھرم بھید یہاں ناٹن ہو جاتے ہیں۔ اور منٹش سروپ اتم میں لگن رہ کر پچرتا ہے۔

### سادھت

(۳۷) اہم برہم اسی کا نرتر منن او دیا جن و کشیپ کا ناش کر دیتا ہے جس طرح رسائن لامرت تمام روگوں کو دور کر دیتا ہو۔  
(مشرح) اتم کر کے تین دوش بتائے گئے ہیں۔ مل و کشیپ۔ اور ادرن بری و اسنائیں۔ دیہہ اتم بدھی مل ہے۔ اور مل  
کی چھپتا۔ نانتی کی حالت و کشیپ ہے اور اگین ہی ادرن یا پردہ ہے۔ لشکام کرم کرنے سے مل دوش کی زور قی ہوتی ہے۔  
اور و کشیپ کا علاج اپنا کما گیا ہے۔ شری منکر آجاریہ اس شلوک میں و کشیپ کا علاج بتلا رہے ہیں۔ انا کہنا ہے کہ او وید شاستر  
نے جس طرح رسائن کا نسخہ بتایا ہے کہ جس سے سب روگوں کی زور قی ہوتی ہے۔ اسی طرح سے اپنشدوں اور ویدانت کے شاستروں  
نے بھی رسائن کا نسخہ تیار کیا ہے۔ اس کے اوسار اگر جلیا سو لگاتا رہم برہم اسی۔ میں برہم ہوں۔ اس جہاں کیہ کا منن و چار  
اتھوا چیتن کرے۔ تو اس کے من کا و کشیپ جو او دیا کا کاریہ ہے۔ ضرور ناٹن ہو جائے گا۔

(۳۸) ایکانت ستھان میں بیٹھ کر و اسنا رہت ہو کر اندریوں کو روک کر جلیا سو کو ایک نشٹھ ہو کر اترا اتم کا چیتن کرنا چاہئے۔  
(مشرح) چیتن کیوں کر کرنا چاہئے۔ اب اس کے بارے میں بتلاتے ہیں سب سے پہلے جلیا سو کو صاف ستھرا ایکانت ستھان  
تلاش کرنا چاہئے۔ جہاں شور و غبر نہ ہو۔ جہاں فضا گندی نہ ہو۔ جہاں کیڑے مکوڑے اور مچھر نہ ہوں۔ وہ ستھان رینیک انکرشن والا ہو۔  
بچھے دینے والا نہ ہو۔ کھجوری سم تل ہو۔ اونچی نیچی نہ ہو۔ ایسا ستھان دیکھ کر دلائ اسن الگائے۔ جب بیٹھتے تو دستانوں کو روکے۔  
من میں کسی پر کار کی کا منا کو نہ آنے دے۔ اسی طرح سب اندریوں کو بھی اپنے اپنے دھنیوں میں رمن کرتے سے روکے۔ اس طرح  
سے کسی دوسری طرف دوسری شے میں دھیان نہ جانے پائے۔ ایک نشٹھ ہو کر انتانت اتم کا چیتن کرے۔ اتم کے سروپ کا ورن  
جو اوپر کے چند شلوکوں میں ہوا ہے۔ ان کا بار بار سمکر کرے۔ انہی کا چیتن کرے۔ انہی کا منن کرے۔ یہی اتم چیتن ندھیان سروپ ہو  
اتم ساکشات کا پھل پروان کر دیگا۔

(۳۹) بدھیان پرش کو چاہئے کہ بدھی دوارا سادھے درشیہ کو اتمائیں لین کر دے۔ اور اکاش کے سمان شدھ اور ویا پاک اتم کا



مشرح۔ اتم چیتن کرنے ہوئے جلی سو کو واجب ہے۔ کردہ درشیدہ پارتھوں کو نفی اثبات دانوسے دتیریک کے قاعدہ سے آتماں نے کرے۔ مثلاً سارے پدارتھ نام روپ آتماک ہیں کیونکہ ہر شے میں پانچ چیزیں پائی جاتی ہیں۔ استی بھاتی پرست نام اور روپ۔ کرسی نام۔ گول چوکور وغیرہ روپ۔ اس کا ہونا (کرسی) ہے۔ بہتی یا استی۔ وہ دکھائی دیتی ہے۔ یہ بھاتی اور سمیٹنے کے کام آنے سے وہ پیریدے یہ پرے۔ اسی بھاتی پرے تینوں آتما کے خواص ست چیت آتند ہیں۔ اس لئے تمام پدارتھوں میں ست چیت آتند آتما تو ایک روپ ہے اور انکے نام اور روپ اپنے اپنے صرف دیوارک کھینا ہے۔ اس واسطے نام روپ کو است کہاتے۔ کیونکہ کرسی جب ٹوٹ جاتی ہے۔ تو پھر وہ کرسی نہیں رہتی۔ وہ جلانے کی لکڑی بھاتی ہے جب جلانی جاتی ہے۔ تو راکھ بھاتی ہے۔ یہی راکھ میں مل جاتی ہے۔ اسی طرح کرسی بننے سے پہلے ایک درخت کا انگ تھڑا۔ اور درخت بننے سے پہلے شاید وہ صرف پھوٹا سا بیج تھا۔ اس طرح ایک ہی شے جو ست چیت آتند روپ ہے۔ ایک نام روپوں کو گہرین کر کے انیکتا کا ستا کرتی ہے جیسا سو کا اس طرح اتم چیتن کرنے رہنا چاہئے۔ پھر اس آتما کا اکاش کی طرح شدہ اور ویپاک بھاؤ سے چیتن کرنا چاہئے۔ آندھی ہو یا بارش ہو۔ زلہ باری ہو یا گرد و غبار اڑنا ہو۔ اکاش ہمیشہ صاف رہتا ہے۔ وہ کسی دوسری دھند سے لپکتا نہیں ہوتا۔ مندر کا اکاش زیادہ پوتر نہیں ہوتا۔ اور چند خانہ کا اکاش کوئی آندھ نہیں ہوتا۔ وہ صد ایک جیسا ہی رہتا ہے۔ اس طرح آتما بھی سرو میں سرور روپ ہے۔ اس پر کار سے اتم چیتن کرنا چاہئے۔

### تتوکیان کا پھل

(۴۰) پریم ارکھ تتو و تیا نام روپ کا تیاگ کر دیتا ہے۔ اور اپنے بری پورن، چد آندھ روپ میں آندھناتا ہے۔ (مشرح) پریم ارکھ ایک اتم تو ہے۔ اور اس کو بھلی پرکار سے جاننے والے کو یا جس نے اتم ساکشات کار کر لیا ہے اسکو تتو تیا کہتے ہیں۔ تتو تیا کی درشتی سدا اتم تو پر رہتی ہے۔ اس لئے وہ آتما کے اتی رکت (علاوہ) اور کچھ نہیں دیکھتا وہ نام روپ والی سرشتی کا تیاگ کر دیتا ہے۔ وہ آتما ہی میں دیوار کرتا ہے۔ آتما ہی میں کسٹرا کرتا ہے۔ (اور آتما میں ہی) رہن کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو بری پورن دیکھتا ہے اور آندھ روپ پاتا ہے۔ اسے کہیں کوئی ہی نہیں دیکھ پڑتی۔ اس لئے اس کے من میں کوئی دامن نہیں چھرتی۔ لہذا وہ اپنے سچا آندھ روپ میں آندھن رہتا ہے۔ (باقی پھر)

## مندرجہ ذیل کتب و قمر سالہ اوم دہلی سے منگوا کر لاکھٹا ہوا ہیں

اشٹا وکر گیتا ترچہ بخشی ترشکداس جی قیمت 1/50	آتم ساکشتا لکار۔ بخشی ترشکداس جی قیمت 75 پیسے
آتم بودھ " " " 50 پیسے	تتو بودھ " " " 20 " " "
گیتا گیان امرت چھبھاگ قیمت 6/50 روپے	درس حیات (گیتا منظوم) از مہتری مندر کشور اختر قیمت 1/
آتم آتما وویات دس پیسے	منگل کے کا پتہ۔ دفتر رسالہ اوم اندرون اجیری گیٹ دہلی نمبر ۶



# دنیا تے بے ثبات سے شری گوبال داس کپور مسرور

دُنیا تے بے ثبات سے الفت نہیں مجھے

اس واسطے کسی سے محبت نہیں مجھے

کچھ اس طرح دماغ پر چھایا ہوا ہے تو  
اک تیرے درپیر نے جو سجدہ کیا کیا  
جھکو بے بے نہ بے جہاں ایک بھی  
اب وقت بند کی ہے ابھی رحمتیں نہ بخش  
دل اپنا پاک صاف ہے دشمن نہیں کوئی  
کلیاں چٹاک چٹاک کے گریں شاخ شاخ سے  
جیتے بھی رحمتوں کے پھر سے گناہ گئے

اک تیرے ہی خیال سے فرست نہیں مجھے  
ہر ایک درپیر سجدوں کی عادت نہیں مجھے  
پیر مٹاؤں سے پھر بھی شکایت نہیں مجھے  
اتنی بھی کیا پڑی ہے کہ عجائبات نہیں مجھے  
دُنیا میں یوں کسی سے عداوت نہیں مجھے  
اس زندگی و موت سے حیرت نہیں مجھے  
مُنکر نہیں ہوں اُن سے ندامت نہیں مجھے

مسرور فیض یاب ہے تیرے کرم سے جب  
سب راز کھولنے کی ہدایت نہیں مجھے!

قابل قدر تصانیف مصنفہ شری گوبال داس کپور سے تولنے والی روحانی کتابیں۔

**پیر گھوکے ساکھشات درشن** امر جیون اور اُتاک جیون سے بہرور ہونے کیلئے اس اہم کتاب کا ضرور مطالعہ کیجیے جو اندرونی اُنکھ کھول کر ہر طرف ساکھشات کھلوان کے درشن کراتی ہے۔ جہاں بڑے بڑے لمبے چوڑے لیکچر اپڈیشن فیل ہو جاتے ہیں۔ اس کتاب کی تعلیم سے برسوں کے جھوٹے بھٹکے صحیح اور سچی راہ پر گھماتے ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ ( = 1/1 )

**تقدیر و تدبیر کا ایکسرے** گھٹیا، نکی اور ادنیٰ قیمت کو تبدیل کر کے شادمانی اور کامرانی کا مجسمہ بننے اور زندگی کے مشاف شفا آسمان میں پہنچنے اور مسکراتے ہوئے چاند بننے کیلئے اس بصیرت افروز کتاب کا مطالعہ کیجیے۔ قیمت ایک روپیہ ( = 1/1 )

**ستید درشن یعنی دیدار حق** - مصنفہ پروفیسر نرمل چندری ( پروفیسر صاحب کی علمی لیاقت سے کون واقف نہیں۔ ویدانت کے گہرے مضمون کو انہوں نے اس کتاب میں اس خوبی سے قلمبند کیا ہے کہ مسمولی سمجھ لو گھوکے کا جلیسا

بھی اس سے لاکھ اٹھا سکتا ہے۔ پروفیسر صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ صرف ایک حقیقت کو جو ہے۔ مادہ، طاقت، زندگی، ذہن اور روح سب اُسی کے مختلف پہلو ہیں۔ حقیقت، واقعیت میں جیتی ہے اور اس لئے اس کا علم جینے کی روشنی دیتا ہے۔ یہ ایک ستید (اتما) کا پرکشش درشن کرنے کی سمجھ (کچھ) اور کتاب مضبوطی میں طپوس۔ کاغذ اعلیٰ اسٹینڈ کھائی کھپائی دیدہ زیب قیمت اڑھائی روپے لیکن اوم کے خریداران سے رعایتی قیمت دو روپے علاوہ کتب 5 روپے



بھگوان شنکر اچاریہ کرت

از قلم سنت ہری سنگھ جی

گذشتہ سے پرنتہ سلسلہ کیلئے  
پرہ پند و دھرم ایک دیکھئے۔  
صفحہ ۶۹

# سادھن پنچک

जन कृपानैष्ठ्यमुत्सृज्यताम् ॥

## تینتیسواں اپدیش

دیا اور ادیا کا بھاؤ چھوڑ دینا چاہئے۔

**تشریح :-** اس میں شک نہیں کہ مبتدی کے لئے دیا کا بھاؤ رکھنا اور ادیا کا چھوڑنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ وہ اس کے اندر کرن کے شذھی کا باعث ہیں مگر ایسے عارف گہانی کے لئے اب انکی جذبات ضرورت نہیں۔ اس کے لئے تو اُنہیں برہم اُتم بھاؤ کی برقی کا مسلسل پرواہ ہی اُپیوگی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان ہر دو بھاؤوں کو مد نظر رکھنے سے ادویت اتما والی نظر قائم نہیں رہ سکتی۔ چونکہ دیا اور ادیا کا بھاؤ بجز نام روپ درٹی کے نہیں ہو سکتا اس لئے اسی بھاتی اور پرے یعنی سچا نندا اُتم برہم کی بھادنا کرنے والے ہما تھ کو یقیناً اس درٹی کو چھوڑ دینا ہی ہوگا۔ ورنہ وہ اپنے لکھش کو سدھ نہیں کر سکتا۔ بھگوان گوباد اچاریہ جو ہمارا اچاریہ جی کے دادا گورو تھے انہوں نے اپنے ماند و کیہ کار کیا نام والے گرنہ میں اس کی لٹیٹی یوں کی ہے۔

निस्तुति विनिमस्कारः निरसुधाकार एव च ।

चला चल निकेतश्च यतिर्यादृच्छको भवेत् ॥ (म: क: १-३७)

**مطلب :-** سنیاسی بھلے ہی اُستی منسکار سوا باکار اور سدھاکار اُدی تمام کرباؤں کو چھوڑ کر جیسے مرضی ہو جیسے ہی بچر تھیرے اُسے کوئی دوش نہیں کیونکہ اُس پر کوئی دید کا شاس نہیں۔

اسی طرح اپکا راوہ اپکار والی نظر گہا نوان بھوڑ دے کیونکہ ایسا کرنے پر ہی اس کی لٹٹھا مضبوط اور پختہ ہو سکے گی یہاں اس سادھن پنچک کا چوتھا شلوک ختم ہوتا ہے۔ اب آخری اپدیش کے باقی ماندہ آٹھ اپدیش سنئے۔

एका-न्ते सुख मास्यतां ॥

## تینتیسواں اپدیش

اکانت میں سکھ سے رہنا چاہئے

**تشریح :-** اس میں شک نہیں کہ ندھیاں کی پری بچتا کے لئے منذرہ بالا تمام سادھن نہایت ضروری ہیں مگر یہ بھی سمجھنا اُشیک ہے کہ ان سب باتوں کی انوشٹھان بھومی ایکانت دیش ہے۔ جہاں نو اس کر کے ہی پر سب مکشوکے عمل میں آسکتے ہیں۔ ایکانت جگہ پر ہی نو اس کرتا ہوا یہ مکشوا اُمتہ اُمتہ اور بتلائے ہوئے سادھنوں کو مضبوط کرتا ہوا اُتم ساکھیا کا تارک پہنچ جاتا ہے۔ سوائے اس کے ایک سادھن بھی عمل میں نہیں آسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ سچے سادھاک ہمیشہ دیش کی انوکھتا ہی دیکھا کرتے ہیں۔ شوکشم سے شوکشم اور پوشیدہ راز پڑھنے سننے اور منانے پر بھی نہیں کھٹتے۔ وہ فقط ایکانت میں ہی کھلا کرتے ہیں۔ اس لئے مکشوکے



تمام مشکلات کا حل گوشہ نشینی میں ہی ہوا کرتے ہیں۔ جیگوان سری کرشن بھی اسے بھگوت گیتا کے اندر سادھنوں کے  
پرکرن میں بیان کرتے ہیں۔ سم-۲۳، ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵

چوتیسواں ایش پر تیرے چیت: سماधीयता परतरे चेत: प्रबोधन में चित को जोڑना चाहئے۔

[illegible]

پیشوا ایش پورن آتما دیکھنا چاہئے۔ पूर्णात्मा सुसमीक्ष्यता

تشریح :- یہاں تاک ہی اس ممکنہ مشکو کو کر تو یہ تھا۔ اس لئے اس کے بعد کسی قسم کا ابدیش باقی نہیں رہتا۔ تو بھی کچھ نرید



جاننے کی ضرورت ہے۔ چونکہ اس سداہی کی حالت میں کوئی بھی دھیان نشیٹ پرش مہیشہ کے لئے نہیں رہ سکتا اور اسے اس حالت سے اُتارنے کے سامان بھی جنہیں پرادبدھ کرم کہنا چاہئے۔ موجود ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس حالت سے یہ اُترے مگر سوال ہوتا ہے کہ اُتر کر پھر کیسی درشٹی رکھے۔ تو اس کے جواب میں اُچاریہ جی کا یہ اُپدیش ہے کہ اُسے پری پورن اُتہا ہی دیکھنا چاہئے۔ بھلا وہ یہ ہے کہ جس اُتہا کا اُس نے سداہی کی حالت میں ساکھیاں کار کیا ہے۔ اُسے ہی اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے اندر باہر یکساں پورن جاننا چاہئے۔ یوں ہی اس کی پورن درشٹی ہوگی اور ایسا کرنے پر اُسے سداہی اور اُتہا کا کچھ فرق نہ رہے گا۔ ناں بعد پھر وہ سداہی کرمے یا نہ کرمے اُسے دونوں حالتیں ایک جیسی ہیں۔ بلکہ اس پورن نگاہ کو ہی سکھش میں رکھتے ہوئے ہمارے پراچین رشی ہرشی تمام دودھاروں میں درتے ہوئے بھی نر لید پ رہتے تھے۔

## چھتیسواں اُپدیش

जगदिदं तद्बाधितं दृश्यतां

تمام جگت کو اُس میں بادھت دیکھنا چاہئے۔

تشریح :- اب یہاں پھر یہ پرش ہوتا ہے۔ کہ جہاں نام اور رُپ مے جگت کی پرستی بھی پہلو پہلو موجود ہے وہاں یہ گیانی کیونکر پورن اُتہا کو دیکھ سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ سداہی کی حالت میں اُسے پرہم اُتہا میں چپت برقی کو لگانا اور اُس سے تمام جگت کو بھول جانا ممکن ہو سکتا ہے مگر بعد تو اُسے سداہی کے یعنی اُتہا کاں میں جبکہ لا اُتہا اُسم و صورت کے موجود ہیں۔ وہاں ایسی استھتی میں کیونکر سب اُتم بھاؤنا کا قیاس کیا جاسکتا ہے۔ تو اس کا یہی جواب ہے۔ کہ پرہم گیانی اُس پورن پرہم اُتہا میں نام اور شکل والے سارے جگت کو بادھت یعنی مہتیا دیکھے۔ یہی اُچاریہ جی کہتے ہیں۔ چنانچہ اسے اس مثال سے سمجھئے۔ جس طرح پانی کے ادویت اور دکھش گیان ہو جانے پر لہروں کی انیکتا سے دانا کو انیکتا کا بھرم نہیں ہوتا ویسے ہی اس گیانی جہا پرش کو بھی جہاں اُسے ادویت اُتہا کا اُتم دکھش گیان ہوتا ہے۔ وہاں نام رُپ کی پرستی ہونے پر بھی ادویت اُتم گیان جوں کا توں بنا رہتا ہے۔ اور اس میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ یوں ان ہر دو حالتوں میں اپنی مرضی کے مطابق درتا ہو مصلہ و مذول سے اہیت ہو کر جیون مکت ہو جاتا ہے۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ ایسا انسان جیون مکت ہو کر کرتیرہ کرتیرہ اور کرتار تھ ہو جاتا ہے مگر اس گیان کی حالت سے پیشتر نیز اس جنم سے پہلے بھی انیک شجھ اور اُشجھ کرم جو اس نے انیک جنموں کے اندر کئے ہیں۔ وہ بغیر بھوگ دیئے کہاں جادیں گے اور جب تک اُنکا درست تصفیہ نہ ہو جاوے اس گیان وان کی جیون مکتی مان کر بھی دوبہر مکتی میں شک ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس سب دوشخا کے لئے ہمارے اُچاریہ جی اگلے تین اُپدیشوں میں اس کا نہایت اعلیٰ اصل بتلاتے ہیں۔

اگرچہ اس سنسار میں کرم اننت ہیں۔ اُنکا پار پایا نہیں جاتا۔ تو بھی وہ مجملہ تین ہی قسم کے ہیں۔ یا تو وہ سنجیت ہیں یا اگانی اور یا پرادبدھ۔ مگر انہیں بھی اُچھی طرح سے سمجھ لو۔ سنجیت وہ کرم ہیں جنہیں یہ جو انا دی کال سے انیک جنموں میں اکٹھا کر لیا ہے۔ چونکہ وہ سب البشور میں جمع رہتے ہیں۔ اسلئے اُنہیں سنجیت کرم کہا گیا ہے۔ لیکن غور کی نگاہ سے اگر دیکھا جاوے تو انکے ہی اندر باقی دونوں قسم کے کرم بھی اُجھاتے ہیں۔ تاہم ان کے اندر ہی جو کرموں کا جھٹہ اس جنم کے اندر بھوگ دینے کے لئے مخصوص کیا جاتا



وہ پرار بدھ کرم کہلاتا ہے۔ اور آگامی کرم تو وہ کرم کہلاتے ہیں جنہیں بعد اختیار کرنے جسم کے یہ کرتا ہے۔ یعنی جو نئے کرم کہلاتے ہیں۔ یوں یہ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اب انکی نسبت اچاریہ جی اس دودوان کے سمبندھ میں ایک ایک کر کے بیان کرتے ہیں۔

## سینتیسواں اپدیش प्राक् कर्म प्रवित्ताप्यतां سخت کرموں کو لین کر دینا چاہئے۔

تشریح :- پہلے کہتے ہوئے مجھ کرموں کو لین کر دینا چاہئے۔ ایسا اچاریہ جی کہتے ہیں مگر انہیں کہاں لین کیا جاوے۔ یہ ایک بات قابل غور ہے۔ لیکن اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ انہیں برہم گیان کی گئی میں لین کرنا چاہئے۔ بلکہ یہ صرف کہن ماتر ہے کیونکہ آگامی کرم پھوس کی مانند برہم دویا کی آگ میں خود بخود جل جاتے ہیں۔ بھگوت گیتا میں انکی نسبت صاف دکھلایا بھی ہے کہ پھوس کے بہت یہ مجھ کرم گیان میں جا کر ختم ہو جاتے ہیں۔ اور وہ یہ شلوک ہے۔

सर्व कर्म आखिलं पार्थ ज्ञाने परि समाप्यते ॥ ۱۱-۸-۳۳

وہاں ہی اور جگہ بھی کہا ہے۔ ज्ञानाग्नि सर्व कर्माणि भस्मात् कुरुते तथा ॥ ۱۱-۸-۳۴  
ارتھات جیسے لکڑیوں کے انبار کو آگ لگا دینے پر وہ جل کر بھس ہو جاتا ہے۔ یوں گیان کی آگ سے اس دودوان کے تمام سخت کرم جل جاتے ہیں۔

## ارھتیسواں اپدیش नाप्युत्तरैः श्लिष्यतां آگامی کرموں کو سپریش نہ کرنا چاہئے۔

تشریح :- اب اس اپدیش میں آگامی کرموں کی نسبت کہا گیا ہے۔ آگامی کرم جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ وہ کرم ہیں۔ جنہیں بعد اختیار کرنے آدمی اپنا کاروبار کرتا ہے۔ لیکن گیانی بیون مکت کے چونکہ کرموں میں ابھمان نہیں رہتا نیز اسے کرم پھیل میں ترشنا بھی نہیں۔ لہذا اسے کسی کرم کا بندھن نہیں رہتا۔ چونکہ یہ عدل میں نیم ہے۔ جو کرتا ہے وہی بھوگتا ہے۔ برہم گیانی جو عدل سے نکل کر فضل میں داخل ہو چکا ہے۔ چونکہ جو کچھ کرتا ہے اسلئے نہ ہی ان کے پھوس کو بھوگتا ہے۔ بلکہ آپکو تہا کرموں سے الگ اسٹاک ادا سین دیش اور ساکشی جتن ماتر جانتا ہے۔ یہی اچاریہ جی کا آئندہ ہے کہ آگامی کرموں سے گیانوان کو پرش نہ کرنا چاہئے۔ اب اس کے بعد پرار بدھ کرموں کی نسبت بھی اگلے اپدیش میں کہتے ہیں۔

प्रारब्धं त्विह भुज्यताम् ॥

## انتالیسواں اپدیش

پرار بدھ کرموں کو تو یہاں ہی بھوگنا چاہئے۔

تشریح :- پرار بدھ کرم جن کی بھوگ بغیر نورتی ہوتی ہی نہیں جیسا کہ اوپر ہم اٹھائیسویں اپدیش میں دکھلا آئے ہیں۔ اچاریہ جی فرمائش کرتے ہیں کہ اسے تو یہاں ہی بھوگنا چاہئے۔ اس اپدیش سے فقط اتنا ہی مطلوب ہے کہ دودوان گیانی ایسا یقین کرے کہ اس کی نورتی بھوگنے سے ہی ہوگی۔ لہذا اس کی نورتی کے لئے کوئی خاص کوشش نہ کرے۔ بلکہ اس یقین سے ہی اچھے برے کرم کا بھوگ ادا سین ہو کر بھوگ لیوے اور جملہ دودوار پرار بدھ پر ہی بھوٹ دلوے۔ یوں ہی اس کی شنائی بنی رہے گی۔



اور یہ جیون منگتی کا دلکھش رکھ بھی اٹھو کرتا رہے گا۔

اس پر کار ہی یہ گیا نی پرش تیتوں قسم کے کرموں سے الگ رہتا ہوا جب تک پرار بدھ کرم سے اس کا صحیح ہیولا کھڑا رہتا ہے اور یہ پورن سکھ اور شانتی کو اٹھو کرتا ہے۔ اور بعد کرنے اس کے نردان پد کو جسے ویدانت پر ہی بھاشا میں ودیہر مکتی کہتے ہیں۔ پراپت کر لیتا ہے پس وہ سوال جو اوپر کیا گیا تھا کہ امنت اور اپار کرموں کی ..... موجودگی میں اسے موکھش کیونکر ہوگی پوری طرح سے حل ہوتا ہے۔

اب آخری اپدیش جس کے بعد بھگوان شنکر اچاریہ جی مہاراج تمام شنش منڈل کو اپدیش دیکر اپنے پنج دھام کی تلاش میں پدھار گئے تھے اسے سنئے۔

प्रथम परब्रह्मात्मनास्थीयता ॥

## چالیسواں اپدیش

پر برہم روپ سے نشٹھا کرنی چاہئے۔

تشریح :- پر ماتا روپ سے ہی نشٹھا کرنی چاہئے۔ یہی اچاریہ جی کا آخری اپدیش ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ ایسا جیون مکت پرش کسی حالت میں بھی اس نشٹھا سے نیچے نہ اترے۔ بلکہ بروقت ایکو پر ماتم روپ ہی جانتا رہے۔ اس میں شک نہیں کہ ودھارک استھتی میں جب تک کہ پرار بدھ کرم اس کے باقی ہیں اسے اس نشٹھا سے اتارنے کے ممکنات بھی ہیں تاہم اس پر لازم ہے کہ وہ ہمیشہ اس نشٹھا میں محو رہے۔ چنانچہ جی کا اس قسم کا شغل رات دن چلتا رہتا ہے۔ ایسے جہا پرش ہی گیان کی اعلیٰ بھومکا پدارتھ اکھاوتی اور تریا میں چلے جاتے ہیں۔ اور ان کی کبھی بھی بموتی مڑپ سے باہر نہیں ہوتی۔ یہی اس شنش جیون کے اندر اعلیٰ اور آخری حالت ہے جسے پراپت کر کے وہ لوگ اپنے مانو جنم کو پھل کر لیتے ہیں۔ اور پر ماتم میں مل کر پر ماتم روپ ہی ہو جاتے ہیں بس یہی تھا مطلوب۔

ناظرین بھگوان شری شنکر اچاریہ جی اس طرح اپدیش دے کر اپنے بنو لوگ کو چلے گئے اور دنیا بھر کے اندر اس وید و دیاکا ڈنگا بجا گئے۔ کہ جنہیں دنیا آج تک یاد کرتی ہے اور جس کا نانی پھر اس بھومی پر پیدا نہیں ہوا۔

سمجھوں! یہ ہے ہمارے ہندو دھرم کی پدھتی عظمت اور بزرگی جسے ہم نے بھگوان شنکر اچاریہ جی کے مختصر جیون حالات کے اندر نیز ان کے بخشے ہوئے اس سادھن پنچک کی تشریح میں قلمبند کیا ہے۔ ہمارے ہاتھ اگر ان جملہ اپدیشوں کو ایک ایک کر کے بغور دیکھیں گے تو یہ بات بخوبی پائیں گے کہ کس دانائی اور خوبصورتی سے ہمارے پوجیہ اچاریہ جی مہاراج نے وید کے سوادھیائے نیز وید وکت کرم اوشٹھان اور ایشور پرستانت سے شروع کر کے آخر پر برہم روپ سے اوشٹھان اور پر ماتم نشٹھا میں اسے ختم کیا ہے۔ اس لئے ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہندو دھرم کی مثال اس دنیا کے اندر نہیں ہے جس طرح سمند اور آکاش اپنی مثال آپ ہیں۔ اسی طرح ہندو دھرم بھی بس ہندو دھرم کے ہی سدہرشیہ ہے۔ اس کا سجاتی دوسرا دھرم جگت کے اندر ہے ہی نہیں اس کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ ورنہ اس دھرم دھرم دوستھا بجز ہندو دھرم کہیں نہیں ملتی۔ اس میں شک نہیں کہ سماں دھرموں کا نروپن اور اور مذہب کے اندر بھی



کچھ نہ دکھائی دیتا ہے۔ مگر جان لو کہ وہاں بھی اسی کی بچا یہ اور پر تو ہے درندہ دھرم بذات خود کچھ بھی وقت نہیں رکھتے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ دھرم سب سے افضل پاک اور بالاتر ہے۔ اس کی شرٹن میں آ جاؤ۔ اور اس میں مبتلا نہ ہوئے تمام دھرموں کو اپناؤ۔ تاکہ تمہیں بھی نقد نجات حاصل ہو اور تمہارا جہنم سچل ہو۔  
اوم شری شرو آ رہیم استو۔ اوم شانتی شانتی شانتی

## اُتو بھوتی پرکاش (ہندی) مصنفہ سنت ہری شکر جی ریٹا ٹرڈ بینک منیجر

نمبر ۶ راجوری گارڈن نئی دہلی ۲۷

اُتو بھوتی پرکاش کا پہلا حصہ ہاتھ فروخت ہو چکا ہے۔ صرف چند گنتی کی کاپیاں بقیہ ہیں۔ قیمت ۵ روپے ہے ضرور تندر فٹنگ منگوائیں۔  
اُتو بھوتی پرکاش کا دوسرا حصہ (اپدیش بھاگ) چھپ کر آگیا ہے۔ تقریباً 300 صفحات کی ضخیم بینک سرکریس کی مضبوط جلد میں ملبوس ہے قیمت 7/ روپے علاوہ ڈاک خرچ مقرر ہے۔ یہ ۳۶ بے نظیر مضامین کا مجموعہ ہے۔ گورو بھگتی۔ دھرم نے نہ سنگھ شپیت گیتا۔ گائتری آپاسنا۔ دوسکھا۔ چتو شلوکی بھاگوت۔ ہرہہ دپن۔ اتم سمرپن۔ ویدانت ڈم ڈم۔ جہا واکیر وویک۔ پران آپاسنا۔ گرم اور گیان۔ ہندھن اور مکتی۔ برہم تنو۔ اتم دیو کی سیر۔ پر ماتما اور بھگت۔ ایسے ادبجنت مضامین کا یہ مجموعہ اتم بھگتی سوویں کیلئے بہت ہی لالچھانیک ہے۔ ہندی جانے والے اصحاب ضرور منگوائیں۔  
صلتہ کا پتہ۔ دفتر رسالہ اوم اندرون اجمیری گیٹ دہلی نمبر ۶ (بھارت)

## مُری منوہر۔ بھگوان کرشن چندر مہاراج (اردو سن پٹیالوی)

انہوں نے ہی دکھائی آدمیت کی ہمیں منزل زمانہ معترف ہے آج ان کی جہرانی کا ہوئی کا فور جس سے قوم کے افراد کی گفت ہمیں پھر اگلی بخشش رُمور آدمیت سے کئے بیدار اہل قوم کے سوتے ہوئے ارماں وہ مخزن تھے حقیقت کا۔ وہ مدھن تھے صداقت کا برائے قوم انہوں نے وقف کردی زندگی اپنی کیا پیدا انہوں نے پھر سے احساس وطن داری علم و ادب حق تھے، اُٹھائے راز وحدت تھے۔ ہوئے شکر جسے مسخو انہوں نے راگ وہ گایا محبت کا ہمیں نغمہ سنائے کے لئے آئے اُٹھایا پردہ اوہام ذہن آدمیت سے براک انسان کے دل کو بنایا پریم کا مسکن

نئے گراہوں کے حق میں کرشن جی اک ہر کابل انہوں نے قوم کو نغمہ سنایا زندگانی کا نکالنا سادہ سستی سے اچھوتا نغمہ راحت ہمارے دل منور کر دیئے نور رفاقت سے انہوں نے ہمو بھر بھر کر دیئے جام نئے عرفان زمانے میں وہ اوصاف جمیدہ کا تھے مجموعہ جو تھے مظلوم و بنکس اُن کی آکر دستگیری کی وفا کی بریطول پر سنائی راگنی پیاری وہ نفرت کے عدو تھے اور شیدائے محبت تھے پیام راستی ہر گوشہء عالم میں پہنچایا نیا احساس دینداری جگانے کیلئے آئے بچایا ہم کو ہر آفت سے ظلم و بربریت سے ضیلے راستی سے بزم دلیا کو کیا روشن



# ورن آشرم

## پُر آشوب دُنیا کی مصائب کا واحد علاج

چار مقدم ذاتیں :- برہمن ، کھشتری ، ویش ، شودر ،

(از قلم دیوان پنڈی داس جی چوپڑہ بی۔ اے۔ نئی دہلی)

آج دنیا پر مادی تہذیب کا تسلط ہے۔ اس مادی تہذیب کے زیر اثر آئے دن عظیم طوفان و انقلاب واقع ہو رہے ہیں۔ پروانہ کی طرح انسان اس تہذیب کی ظاہری چمک کی طرف دوڑتا ہے، اور اس میں جل کر سیاہ خاک ہو جاتا ہے۔ تاہم چونکہ سکھ کیلئے تڑپ انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ اس ہلک تہذیب کے زیر اثر بھی وہ نت نئی ہتھیوریاں قائم کرتا ہے، اور شائقِ دانش کے حصول کے لئے بت نئے نظام اختراع کرتا رہتا ہے۔ پھر بھی نتیجہ ہر حالت میں تباہی و تشویش ہی ہوتا ہے۔ سوسائٹی میں امن و راحت کے قیام کی خاطر یورپ میں انسان نے کئی قسم کا طرز حکومت قائم کیا، پھر بھی اب تک جمہور (عوام) کو کسی جگہ سکھ نصیب نہ ہوا۔ فاسزم، نازی ازم، کمیونزم، وغیرہ کسی کو بھی اپنے مقصد میں کامیابی نہ نصیب نہ ہوئی۔ اور حضرت انسان آرام و امن کی تلاش میں مرگ ترشنا ہی رہا، اور کسی مذہب، کسی فلسفہ اور کسی طرز حکومت نے اس کی رہنمائی و مدد نہ کی۔

درحقیقت موجودہ مغربی تہذیب کی بنیاد سائنس کی ترقی پر ہے، تعلیم کی اشاعت پر ہے، حقوق کے لئے جدوجہد پر ہے۔ نفسا نفسی پر ہے، نفس پرستی پر ہے۔ لیکن سائنس بذات خود اندھی ہے، یہ ایک عظیم و مہیب طاقت ہے جو کہ اخلاقی و روحانی رہنمائی کے بغیر انسان کو صرف تباہ ہی کر سکتی ہے، تعلیم ایک روشنی ہے، جو کہ دھاراک رہنمائی کے بغیر انسان کی آنکھوں کو خیرہ ہی کر سکتی ہے، صرف حقوق کے لئے جدوجہد بغیر کسی نرمی کے احساس کے دنیا میں ہمیشہ عالمگیر تباہی کا منظر ہی پیدا کر سکتی ہے۔ نفسا نفسی (صرف اپنے لئے جینا) سوسائٹی کی خودکشی کے سامان ہی پیدا کر سکتا ہے اور نفس پرستی سے انسانی ذات کی ہلاکت ہی ہو سکتی ہے۔

اب اس ہلک مادی تہذیب کے اثرات کا علاج اگر ہے، تو صرف ہندو دھرم کے پاس ہی ہے۔ لیکن وائے افسوس آج ہندو قوم خود اپنے پرچم پر آشوب سے گھر چکی ہے، خود جاہ و ذلت میں پڑی ہے۔ خود خوار و ذلیل ہے۔ یہ اپنے دھرم کو تیاگ چکی ہے۔ دہم سے تیاگ چکا ہے۔ یہ بد قسمت قوم آج خود اپنی مدد کو نہیں کر سکتی ہے، یہ دنیا کو مشعل ہدایت کیا دیگی۔

خواب ہے ہندوؤں کی حالت زمانہ بالکل بدل گیا ہے	نہ دھرم وہ ہے نہ کرم وہ ہے نہ صدق وہ ہے نہ وہ وفا ہے
نہ شاستر کا ہے شوق باقی نہ گیان کا نام اور پتہ ہے	مرض لگا اپنی جان کا وہ علاج اس کا نہ کچھ دوا ہے
نہ کرم باقی نہ دھرم باقی نہ ہم میں پہلا وہ گیان باقی	نہ کم پراتے نہ نیم باقی نہ لوگ باقی نہ دھیان باقی
نہ جسم میں تاب اور تواں ہے نہ جان میں آہ جان باقی	رہا یہی حال تو رہے گا نہ اپنا نام و نشان باقی



نئے خیالوں پر ہم ہیں مفتون قدیم آثار چھوڑ بیٹھے  
صدف کے لینے کو یوں بھگے ہم کہ در شہوار چھوڑ بیٹھے  
پرانے رسم و رواج اپنے غضب سے یکبار چھوڑ بیٹھے  
غلبہ ہے ہم کو کہے جو ہندو ہم اپنے آپ چار چھوڑ بیٹھے

پڑھی نہیں دھرم کی کتابیں کچھ اور ہی راگ کا رہے ہیں  
نہ شاستر کا وقوف کچھ بھی مگر قیامت چاہے ہیں  
نہیں پڑھے وید اور پورانیں کچھ اور ہی پڑھا رہے ہیں  
سب اپنی ڈیڑھ اینٹ کی غرضیکہ جدائی مسجد بنا رہے ہیں

لیکن ہندو قوم کی یہ تمام گردش افلاک اس کے اپنے ہی کرموں کا نتیجہ ہے، پراچین رشیوں نے دھرم کی بنیاد چن اصولوں پر رکھی تھی ہندو قوم ان اصولوں کو فراموش کر چکی ہے، لیکن آج بھی ان کی تمام مصیبتوں کا علاج اور انسانی سلامتی کا نسخہ ہندو دھرم کے پاس ہی موجود ہے۔ لہذا سب سے زیادہ ہندوؤں کا فرض ہے کہ وہ پہلے خود مضبوط بنیں، پراچین رشیوں کی تعلیم کے مطابق پہلے خود اپنی قوم کا سنگٹھن کریں، پہلے خود چاہ ذلالت سے نکلیں پھر ہی دنیا ہندو دھرم کے مخصوص پیغام کو اُسننے کی طرف مائل ہو سکتی ہے، صرف اسی صورت میں یہ پُراشوب دنیا رشیوں کے ”محتربات“ سے فیضیاب ہو سکتی ہے۔

ہندو دھرم انسانی سوسائٹی کے نظام و مستقل امن کے لئے مکمل سکیم پیش کرتا ہے، اور یہ سکیم ہندو دھرم کے ورثہ اشرم میں مضمر ہے۔ چونکہ بدقسمتی سے کل ملک میں اس ورثہ اشرم میں بہت سی قبائلیں و بدعتیں شامل ہو گئی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس کی خوبیوں کو سمجھنے کے لئے اس کے ابتدائی و بنیادی اصولوں کا مطالعہ کریں اور رفتار زمانہ کی وجہ سے جو عیوب اس میں دخل ہو گئے ہیں۔ انہیں اس کے مقدم اصولوں سے تمیز کریں۔ کیونکہ اس سنتھکا کے بنیادی اصول انسانی فطرت کا حصہ ہیں، اس لئے کسی نہ کسی شکل میں ہر زمانہ میں، ہر تہذیب میں ہر قوم ہمیشہ سے ان اصولوں پر عمل پیرا ہوتی آئی ہے لیکن سنان ہندو دھرم کی مخصوص فضیلت یہ ہے، کہ یہ دھرم ہر مقصد کے لئے ایک باقاعدہ مکمل و جامع سکیم پیش کرتا ہے۔ چنانچہ ورثہ اشرم کی یہ مکمل سکیم ہندو دھرم کا مخصوص و سنایا پہلو ہے۔

پہلی و ابتدائی منزل ہر حیوانی بچپن کی منزل ہے، یہ حصہ عمر شاگردی کا ہے، مطالعہ و سبوا اس منزل کی بڑی و ضروری خوبیاں ہیں، اس حصہ عمر میں ذمہ داریاں بہت ہی کم ہوتی ہیں، حیوانی زندگی کی دوسری منزل شباب (جوانی) کی ہے، اس منزل پر انسان دنیاوی کاروبار میں مشغول ہوتا ہے، اور زمانہ داری کی ذمہ داریوں کا حامل ہوتا ہے، دھن اکثر کرتا ہے، اور دنیاوی سکھ کے دیگر اسباب فراہم کرتا ہے، اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے انتظامات کرتا ہے۔ تیسری منزل (دھرتی جوانی) پر وہ قومی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ اور اپنے ذاتی اغراض کو قومی مفاد کے تابع کر دیتا ہے۔ چوتھی منزل پر وہ محسوس کرتا ہے کہ جملہ دنیوی اسباب و جاہ و حشمت و مال و متاع دراصل بے حق ہیں۔ بے حقیقت ہیں۔ ۷

اب ہم سچ است جوئی مے بگزار  
بخت و تخت و امرو نہی دیگر و دار

یہ چاروں منزل ہر فرد واحد کی ایک شخصی زندگی میں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح سے ایک شخصی عرصہ حیات کو نظر انداز کر کے ایک جیو کے جنم جہانتر کے سلسلہ کا خیال کیا جاوے تو ہر حیوانی بچپن جیکر یعنی سلسلہ آواگون میں چار ہی منزلیں آتی ہیں، اور



ہندو دھرم کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس دھرم نے ان منزلوں کو سوسائٹی کے نظام و امن کے قیام کے لئے ایک مکمل و جامع سکیم کی شکل میں کھینچ کر دیا ہے۔ چنانچہ پہلی منزل پر ہر انسان شوڈر ہوتا ہے۔ اس ابتدائی منزل پر اسکی ذمہ داریاں بہت ہی کم ہوتی ہیں۔ اور مقابلتاً حقوق بھی بہت کم حاصل ہوتے ہیں، شوڈر کا سب سے بڑا دھرم سیوا ہے، خدمت و نالوداری محنت، صرف ان ہی خوبیوں پر عمل پیرا ہونے سے وہ اگلی منزل کے مستحق (ادھکار دار) ہو سکتے ہیں، دوسری منزل ویش کی ہے جو کہ مکمل خانہ داری کی منزل ہے۔ اس خانہ داری پر ہی تمام قومی زندگی کا انحصار ہے، ویش کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتے۔ بالکل بے غرض ہو۔ مال و دولت کے درمیان رہتا ہو ابھی جاہ و شہمت سے لبا لبا نہ ہووے، ویش کا دھرم محنت، دور اندیشی، سخاوت، و تدبیر وغیرہ ہیں، تیسری منزل کھشتری کی ہے۔ جنگ اور حکمرانی کھشتریوں کا کام ہے کھشتری ہمیشہ سوسائٹی کے نظام و حفاظت کا ضامن ہونا چاہئے۔ اس کا فرض ہے کہ اپنی تمام لیاقت لشکار طریقہ سے صرف قومی ترقی میں صرف کرے۔ اور جب کبھی قوم کی ضرورت کا مطالبہ ہووے وہ قوم کی خاطر اپنی جان قربان کرنے میں بھی دریغ نہ کرے کھشتری کی خوبیاں (دھرم) سخاوت، طاقت، عالی حوصلگی، حکمرانی، خود ضبطی وغیرہ ہیں، چوتھی منزل برہمن کی ہے، برہمن گورو اور مذہبی پیشوا ہے۔ برہمن پر سب سے زیادہ بوجھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ تاکہ وہ اپنی مثال سے سوسائٹی کو روحانی و اخلاقی طور پر پوتر کر سکے۔ برہمن کے دل و دماغ میں جاہ و شہمت مال و متاع، حکمرانی کے لئے کوئی جگہ نہ ہونی چاہئے، صرف سوا و دھیائے، گین، دھیان اور شاستر چرچا ہی اس کے فرائض ہیں، برہمن تمام نبی نوع انسان کی پشت پناہ ہے، وہ ہر حال میں انسانی بہبودی و فلاح کا نگران اور ہر حال میں ان کا مدد و معاون۔ برہمن کا دھرم کشما، سنتوش، پوترتا، ایشا رنسی وغیرہ ہیں، چنانچہ جیسے جیسے گنوں سے کوئی جیو متصف ہو وہ اسی درجہ سے متعلق ہونا چاہئے۔ ہر وقت صرف یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایسا "ہونا چاہئے" کیونکہ اس وقت خود بھارت ویش میں یہ درجہ بہت محلوٹ ہو گئے ہیں کوئی کبھی اپنے دھرم پر قائم نہیں رہا بغرضیکہ مندرجہ بالا خوبیاں ہی ہر درجہ کا اپنا اپنا دھرم تھیں جو کہ بد قسمتی سے اب تقریباً محو ہو چکی ہیں۔ دنیا میں مزدور (جسمانی محنت سے روزی کمانے والا) شوڈر جاعت سے ہے، اور صنعت و حرفت کے اجارے دار۔ سرمایہ دار، بنکوں کے مالک، زراعت پیشہ اصحاب اور تاجران ویش ہیں، قانون سازان، فوج و جنگ سے تعلق رکھنے والے، مدربران و سیاست دان کھشتری ہیں، مدرسین، یونیورسٹیوں کے پروفیسران و فلاسفر و برہمن دین برہمن ہیں، جنم جنمانتر کے طویل سلسلہ میں ہر جیو آتما پر یہ چار منازل آتی ہیں لیکن انہوں سے کہ اب کل پاک میں یہ چاروں منزلیں درہم برہمن اور محلوٹ ہو گئی ہیں، ان چاروں میں باہمی کوئی مطابقت یا نظام نہیں رہا ہے، اس وقت کوئی فرد واحد اپنے ذاتی مفاد کو سوسائٹی کے مجموعی مفاد کے تابع نہیں کرتا ہے بلکہ ہر فرد واحد سوسائٹی سے برہم پیکار ہے ہر جگہ سوسائٹی کا شیرازہ بکھرا ہے، اور انسان خود ہی اپنا سب سے بڑا دشمن ثابت ہو رہا ہے۔

پراچین ورنہ ایشٹم کی تہ میں ایک ہی ہول تھا۔ کہ جوں جوں ادنیٰ منزل سے ترقی کرتے کرتے انسان اعلیٰ منزل میں داخل ہونا تھا، اسکی ذات و شخصی آزادی محدود ہوتی جاتی تھی، اور اس کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ چنانچہ شوڈر کی زندگی میں بہت ہی کم ذمہ داریاں تھیں اس کے کھان پان، تفریح، رہائش و طرز روزی کے متعلق بہت ہی کم ذمہ داریاں تھیں۔

وہ ہر جگہ جاسکتا، وہ ہر کام کر سکتا تھا، ویش پر تجارتی زندگی کا بوجھ ہونا تھا، تاکہ وہ دھن اکثر کر کے لشکام طریقہ سے اور فروغ سے پبلک سہولتوں کو چلا سکے، اور رفاہ عام کر سکے، کھشتی پر حکمرانی کے فرائض ضروری تھے۔ ملک کی جان و مال کی حفاظت اور قومی مصائب کا تدارک اس کا دھرم تھے، سب سے زیادہ بوجھ برہمن کے کندھوں پر ہونا تھا، اُسکی زندگی تپسیا اور ریاضت کی زندگی تھی، گویا جوں جوں جیوتی ترقی کرتا جاتا تھا، اُسکی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوتا جاتا تھا، اور اس ترقی کے ساتھ ساتھ اسکا ہمیشہ دھرم تھا، کہ وہ ذاتی مفاد و اغراض کو سوسائٹی کے مجموعی مفاد و مقاصد کے تابع کرتا چلا جاتا ہے، اس میں کسی منزل پر ابھارنا پیدا نہ ہووے اور کبھی اپنے آپ کو دوسروں سے افضل اور برتر خیال نہ کرے، اب یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ جوں جوں زمانہ گذرتا گیا، فرائض اور ذمہ داریاں (جو کہ ہر وزن کے دھرم کا اصل اصول تھیں) کا احساس ریز بروز کم ہوتا گیا، اور صرف ذاتی برتری و فضیلت کا خیال ان کی جگہ جا گریں ہوتا گیا، یہی امر ہماری گراؤٹ اور بند و دھرم کے ذیل ہونے کا کارن ہوا، منوہاراج لکھتے ہیں، عزت اور سخاوت سے برہمن کو ایسا ڈرنا چاہئے، جیسے کہ آدمی زہر سے ڈرتا ہے، بلکہ اُسے اُجیات کی طرح بے عزتی کی خواہش رکھنی چاہئے۔

میرے خیال میں اس جنگ وزن اشرم دھرم و مقاصد کے متعلق شرقی و سمرتی کے چند حوالجات پیش کرنا مناسب ہوگا۔ چنانچہ بھگوان کرشن گیتا میں فرماتے ہیں۔ "یہ چاروں وزن گن اور کرم کی تقسیم سے مجھ سے ہی پیدا ہوتے ہیں تو مجھے ہی ان کا کرنا جان" پھر رگ وید میں آیا ہے، "برہمن ایشور کے مجھ سے پیدا ہوئے، کھشتی اُسکی بچائیں ہیں، ویش اس کی جانچیں ہیں، اور شودر اس کے پاؤں سے نکلے ہیں"، گویا برہمن یعنی نظام عالم کے لئے یکساں طور پر چاروں ضروری ہیں، سب اُسی ذات واحد کے منظر ہیں۔ کوئی اونچ نیچ روحانی نکتہ حیاں سے نہیں ہے۔ اور سب کا مقصد واحد صرف نظام کا قیام ہے، اب ہری کرشن بھگوان گیتا میں چاروں وزنوں کے مخصوص دھرموں کا بیان اس طرح فرماتے ہیں، "اے دشمنوں کو غمزدہ کرنے والے! اپنی اپنی طرت و سرشت کے مطابق گنوں کی پنا پر برہمن، کھشتی، ویش اور شودر کی تقسیم ہوئی ہے، شانتی، خود ضبطی، تپسیا، پاکیزگی، کھشما، اور راست بازی، علم، پرہتاپ و شوش یہ برہمن کے گن ہیں، طاقت، جہاد، جلال، ثابت قدمی، حکمت علمی، میدان جنگ میں سب سے پہلے ہونے کا ارادہ، سخاوت، حکمرانی یہ کھشتی کے گن ہیں۔ زراعت، گنہ کھشما، تجارت یہ ویش کا دھرم ہے۔ اور خدمت بجالانا شودر کا فرض ہے۔ گویا ہر حیو اتما سفر زندگی کی جس منزل پر جو خوبیاں اور اوصاف حاصل کر لیتا ہے وہ اُسی وزن میں شمار ہوتا ہے چنانچہ جہاں بے علم برہمن کو بہت ہی حقیر خیال کیا جاتا تھا۔ منوہاراج فرماتے ہیں۔ "لکڑی کا ہاتھی، چمڑے کا ہرن اور بے علم برہمن تینوں صرف نام کے ہی ہیں، اور برہمن جو کہ دیکھ کا عالم نہیں ہے، وہ اپنی اولاد سمیت اس جنم میں ہی شودر ہو جاتا ہے، پھر منو سمرتی باب دہم شلوک ۵۶ میں یہ بھی آیا ہے، "کر تو برہمن سے ہی شودر برہمن بن جاتا ہے۔ اور برہمن شودر ہو جاتا ہے۔ اس قاعدہ و اصول کو کھشتیوں و ویشوں پر بھی حاوی جانا۔

اس مسئلہ پر بہت کچھ بحث ہو چکی ہے، کہ آیا ایک ہی جنم میں انسان ایک وزن سے دوسرے وزن میں جاسکتا ہے۔ یہ عام و سب کو تقسیم ہے کہ صرف نیک کردار سے ہی انسان ایک وزن سے دوسرے وزن میں ترقی پاسکتا ہے، لیکن عام طور پر جانا جاتا ہے۔ کہ نیک خصالت کا نتیجہ میں ترقی کی صورت میں حیو کو دوسرے جنم میں ہی ملتا ہے۔ اور یہ نکتہ حیاں مندرجہ بالا



شکوہ اور حوالات کے بغیر مطابق بھی ضروری طور پر نہیں ہے۔ تاہم اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تاریخ میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ایک ہی جنم میں کسی کسی کو یہ ترقی مل گئی ہے۔ چنانچہ رامائن بال کا ندیں ذکر آتا ہے، کہ دشوا متر نے جو کہ جنم سے کھشتری تھے اسی جنم میں برہمن کی پدوی پائی۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہے کہ اس مقصد عظیم کے حاصل کرنے کے لئے نہیں کتنی بے بہا کوشش کرنی پڑی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے، کہ خود ان دنوں میں بھی ایسی ترقی ایک عام اصول یا عام قاعدہ نہیں بلکہ محض ایک امر مستثنیٰ تھی۔

اب کل یک میں ہماری بدقسمتی سے ان چاروں درجوں کے تحت میں بے شمار ذات پات کے امتیازات و تفرقہ پیدا ہو گئے ہیں، جو کہ قومی سنگٹھن کے لئے سخت خطرناک ہیں، برہمن ورن اشترم کے مقصود کے مطابق چاروں درجوں میں مکمل تعاون ضروری تھا، تاکہ سوسائٹی مکمل نظام میں رہ سکے۔ لیکن موجودہ وقت میں فرائض سے غفلت بے بنیاد ضعیفیت کے احساس اور غیر قدرتی و غیر ضروری ذات پات کے امتیازات و تفرقات کی وجہ سے یہی ورن اشترم اب قوم کی تباہی کا موجب ہو رہا ہے، رسوم اور روایات کو غیر ضروری اہمیت حاصل ہو گئی ہے، اور ایک دوسرے کے مقابلہ میں باہمی کش مکش و غرور میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ موجودہ صورت حالات میں ایک واحد متحد قوم کا وجود ناممکن ہے۔ ورن اشترم کے برہمن اور شس کے مطابق ہر ورن کا ممبر اپنے آپ کو قوم کا خادم سمجھتا تھا، اور اس کے اپنے مخصوص دھرم کے مطابق قوم کی خدمت ہی اس کا سب سے بڑا فرض تھا۔ لیکن آج کل ذات پات زوروں پر ہے۔ ذات پات کی اہمیت پر یقین رکھنے والوں کے دلوں میں قومی وحدت کا کوئی اثر نہیں ہے۔ وہ صرف فرقہ واری کو ہی سبب سے افضل خیال کرتے ہیں، لہذا حب الوطنی کیلئے انکی لغات میں کوئی لفظ نہیں ہو سکتا ہے۔

موجودہ زمانے میں ہر ورن کا ممبر جو پیشہ چاہئے اختیار کر سکتا ہے اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ اپنے مخصوص دھرم کا پالن کرے۔ اس وجہ سے ذاتی عظمت و ذاتی حالات میں ہر جگہ تضاد پایا جاتا ہے۔ اور نظام کی جگہ سوسائٹی میں ہر جگہ بد نظمی پائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے آج کل ورن اشترم سے کوئی جیو وہ فائدہ اور ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔ جو کہ اس سے مقصود تھی، اسی وجہ سے انسان کی ترقی رک گئی ہے۔ ورن اشترم کے باقی منوہارات کا مقصد یہ تھا، کہ اس سے انسانی برادری میں نظام قائم رہے اور راحت عامہ کا حصول ہووے، دنیا کی کوئی اور سنستھا مستقل قیام امن کے لئے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے، لیکن اب یہ سنستھا خود بھارت دیش میں ہی ذاتی الجھان، بڑتری و فضیلت کا شکار ہو چکی ہے، افراد کی خود غرضی و انہکار اسے تباہ کر چکے ہیں۔ سب دھرم کو تباہ کر دیا ہے۔ اور بے دھری سب کو تباہ کر رہی ہے۔ جب تک تمام خرابیاں و بد عیتیں جو کہ ورن اشترم میں داخل ہو چکی ہیں، دور نہ کیجاویں، ہندو قوم میں جاگرتی پیدا نہیں ہو سکتی، اور نہ ہی انسان اپنی روز افزوں عالمگیر مصائب سے نجات پاسکتا ہے، یقینی ہے کہ اگر موجودہ ہندو قوم ان نقصوں کو مٹا دے اور ورن اشترم کے حقیقی اثرات پر قائم ہو جاوے تو یہ قوم نہ صرف خود سلامتی اور آزادی کی منزل پر پہنچے گی بلکہ اپنی مثال سے مغربی دنیا کے ان تمام لائیکل مسائل کو بھی حل کر دیگی۔ جو کہ اسے موت کی غار میں لے جا رہے ہیں۔

مادی تہذیب کے زیر اثر مغرب میں ساری مصیبت کا سبب یہی ہے، کہ ہر جگہ حکومت کی بالائے ڈور مزدوروں (شوروں)

کے ہاتھ میں جا رہی ہے۔ یہ نشو و نما انہیں کسی نام سے پکارا جاوے ہمیشہ کم ذہن ہوتے ہیں، اور جہوں (عوام) کا راج ہمیشہ ہی مورکھوں کا راج ثابت ہوتا ہے، جمہوری طرز حکومت سے قوم میں افراد کی محنت کا اثر تو یکساں طور پر تقسیم ہو سکتا ہے لیکن کسی اعلیٰ اخلاقی یا روحانی آؤش کا حصول اس سے نہیں ہو سکتا ہے۔ بعض ملکوں میں سائنس (وڈیا) تمام تر صرف محکمہ جنگ کی ہی باندی ہو چکی ہے گویا اس جگہ کھشتریوں نے برہمنوں کے حق پر ہی قبضہ کر لیا ہے۔ چنانچہ کسی ملک میں یونیورسٹیوں کے پیرہ فیسروں، مصنفین، فلاسفوں، رہبران دین وغیرہ کی راؤں اور خواہشات کو کوئی حکومت کوئی وقعت نہیں دیتی ہے، گویا دوسرے لفظوں میں برہمنوں کی کوئی قدر نہیں کی جاتی ہے۔ ان وجوہات سے ہر جگہ انسان خود اپنے خیالات اور سوچا سٹی سے روئبر پکا رہے۔ اور بد نظمی، اضطراب و آشوب کا منظر ہر جگہ نظر آتا ہے۔ آج ہی اگر شوڈر (مزدور لوگ) ویش (تاجران) کھشتری (حکمران طبقہ) و برہمن (یہ غرض رہبران و لیڈران قوم) اپنے اپنے مخصوص فرض کا پالن کرنے لگ جاویں، تمام افراد اپنے آپ کو قوم کا یکساں ضروری حصہ تصور کریں اور قوم کی خدمت میں اپنی زندگی کا واحد مقصد اعلیٰ تصور کریں، تو کسے شک ہو سکتا ہے کہ یہ دنیا جو اس وقت ووزخ کی آگ میں جل رہی ہے، بہشت کا نمونہ ہو جاوے، ہندو دھرم کے پراچین رشیوں نے انسانی سوسائٹی کی جمہوری و فلاح و قیام امن و نظام و عالمگیر شناخت و راحت عامہ کے حصول کے لئے دن آشرم کی سنتھا تجویز کر رکھی ہے۔ یہ فرض اب ہندو قوم پر عائد ہوتا ہے کہ وہ اس دن آشرم کو اپنی موجودہ قباحتوں اور بدعتوں سے پاک کر کے خود بیدار ہوتا کہ اقوام عالم کی رہنمائی کر سکے۔ دنیا کا کوئی مذہب کوئی لائیکل فلسفہ کوئی عقیدہ سیاست مستقل امن و نظام کے لئے ایسی مکمل سکیم پیش نہیں کرتا ہے، جیسی کہ ہندو دھرم پیش کرتا ہے، کاش کہ ہم اس کے مستحق (ادھکاری) ہوں۔“

## مالک تھے تیری منوبہ لال منوبہ بچاؤ

زمین زیر نیکیں تھی۔ آسمانوں کے بھی مالک تھے  
عطا دہ۔ کشتری۔ مرتخ تھیں کالونیاں اپنی  
جہیں سائی شہنشاہ جنگی دہلیزوں کی کرتے تھے  
نڈاک اٹھ کر صبح پیشانی چنکا چوما کرتا تھا  
منوبہ رن کے آئے تھے خدا کے ہم مناسدہ

”دیکھ کر تو راہ چل“

ہندو جاتی سننے ہیں تھا عرش پر ترا مقام  
جانتا عالم تھا دستور العمل تیرا پیام  
اک زمانہ تھا کہ تو آقا تھی دنیا بھتی غلام  
آتے تھے در پہ تیرے علم و ہنر کے تشنہ کام

تیری عظمت تیری عزت شہرہ آفاق تھی  
علم میں تھی تو لیگانہ اور ہنر میں طاق تھی



تیری چوٹ پڑھ کر تے تھے شاہانِ زمن  
نوکری کرتے تھے تیری کجکلاہانِ زمن  
گود میں تیری تھے پلے پہلو انانِ زمن  
تیرے مکتب میں تھے پڑھتے فیسوفانِ زمن  
مصر و روم چین نے تجھ سے لیا تھا اقتباس  
علم ہے تیرا جو ہم ہیں دیکھتے یورپ کے پاس  
ہائے یہ سو جا کبھی حالت تیری کب ہو رہی  
ہے رگائی کیسی بازی جس میں سب کچھ کھو رہی  
مانتی ہے خود تو کرموں کا سہلا کرتا ہے پھل  
اس لئے کہتا منو ہر دیکھ کر تو راہ چسل

(بدیشی راجنیتک) اتہاس کار اور چوٹی کے پنڈتوں کی نظر میں!

سلسلہ دیوان دیس راج نندہ

## ہندو

رقتی بھر بھی بیر نہیں تھا۔ اسی لئے جب پردہ کا دردم ہوتا تھا۔  
تو دونوں پکش کے پودھا ملکا ایک ہی ندی میں نہاتے اور ایک  
دوسرے کو پاں سپاری دیتے تھے۔

ایک سادھارن سے سادھارن فوجی بھی اپنے قول کا  
اتنا اُدر کرتا تھا کہ جب کبھی لڑائی کے قیدیوں کو رہائی  
باندھ کر کچھ عرصہ کے لئے چھوڑ دیا جاتا تھا۔ تب اگر وہ اُسی  
چھوٹ کی قیمت ادا کرنے کے پر بندھ کو نہیں کر سکتا تھا تو وہ  
خود بخود ہی واپس آکر اپنے آپ کو قید کے لئے پیش کر دیتا تھا۔  
ہندو اپنی ایکیرتی کو ہمیشہ موت سے زیادہ بُرا مانتا تھا۔  
سنت کے پالنے میں ذرا سی بھی لاپرواہی اور دشمن کی کسی چیز کو  
سے فائدہ اُٹھانا۔ یہ دونوں ہی ایمان جنک لگتی تھیں۔

(پرتگال کے لکھاری)

ہندوؤں کے چہرے کی بناوٹ میں ہی ان کے جیون کی  
پرکرتی دیکھ جاتی ہے۔ ہم تو بناوٹ کا پردہ اوڑھے ہوئے ہیں۔  
ہندوؤں کے چہرہ کی سکومتا (کو ملتا) روپ اندر دیکھاؤں

ہندو لوگ دھرم رت، پرست چیت، نیائے پر یہ سنت  
کے پجاری، احسان کو ماننے والے اور مچھو کے بھگت ہوتے  
ہیں۔ (سیمپل جانسن) SAMUEL JANSON

ہندوؤں کی مکھیہ بھان اُنکے چتر کی نش کیستا اور  
ایمانداری ہی ہے۔ وہ کبھی بھی انیتا بھرے بول نہیں بولیں  
گے۔ (شرنی کرندل) CRINDLE

سنسار کے سب ملکوں میں، ہندوستان کے لوگوں  
کا پریم اور اُنکی بودھاک نیتاک اور ادھیا تمک سمپتی  
کے کارن ہی ہے۔ (پروفیسر ٹونی رناو۔ پیرس یونیورسٹی)

ہندو دھرم کا چتر کے فرمان کا برہما و اتنا و شالی ہے  
کہ صرف اونچے طبقہ کے لوگ ہی بلکہ نیچے سے نیچے درجہ کی جاتی  
کے لوگ بھی شاستروں میں اپدیش کی ہوئی یدھ کی سوکشم سے  
بھی سوکشم پر مہرا کا پورے طور پر پالن کرتے تھے۔

رات کو لڑنا، یا چھپ کر حملہ کرنا یہ لوگ جانتے ہی نہ تھے۔  
ہندو سچے بہادر تھے بھی تو دشمن کے لئے بھی اُنکے من میں

## ہندو کون اور کیوں

۱۸ بیسویں صدی کے سنت شرومنی جہاں تہذیب و ثقافت کا بھڑکا ہوا بھڑکا ہوا ہے۔ جو وزن آئرم میں نشہ رکھتا ہے۔ جو گھٹا بھگت ہے۔ جو شرتوں کو اپنی جنتی کے ہی سمان پوجا کے قابل سمجھتا ہے، جو سب دھرموں کا اور کرتا ہے، جو دیوتوں کا انادرنہیں کرتا، پرنہیں کو مانتا اور اس سے چھٹکارا پانے کے لئے چیشا کرتا ہے، جو سدا ہی جیو ماتر کے انوکول ورتاؤ کو اپناتا ہے وہی ہندو کہلاتا ہے۔

اس کا جت ہنس سے دکھی ہوتا ہے۔ اس لئے اُسے ہندو کہتے ہیں۔

## ہندو دھرم درپن

مسنفہ رائے صاحب لالہ ہر گوبند جی

(ریٹائرڈ پی۔ سی۔ ایس)

یہ دھرم لیتک ۱۸۹۱ء میں کا مجموعہ ہے اور ۲۵۶ صفحاں پر مشتمل ہے۔ دھرم اور فرض ماہیت دھرم۔ اوتاروں کا مقصد ورن آئرم دھرم۔ آئرم دھرم مسئلہ کرم۔ یعنی تقدیر و نتیجہ کا دھرم۔ موجودہ تعلیم کے نقائص آخری عمر کا استعجال۔ حکومت کے نقائص امیر و غریب وغیرہ ایسے لاجواب مضامین ہیں کہ ہر ہندو کہلانے والے شخص کو انہیں ضرور پڑھنا چاہئے۔ کتاب اعلیٰ ۲۸ پوٹا سفید کاغذ پر چھپی ہوئی ہے لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے۔ قیمت لاگت کے مطابق صرف دو روپے ڈاک خرچ 85 پیسے علاوہ۔

لئے کا پتہ

دفتر رسالہ اوم اندرون اجمیری گینٹ دہلی ۷

میں ہی کرتا ہے کرنا گشت کی چھاپ دکھائی دیتی ہے۔

(جارج برنرڈ شاہ) GEORGE BERNARD SHAH

ہندو بدھی اور وچار شیلٹا میں سمجھی دیشوں سے اونچے ہیں۔ جیوتیش کے گنت اور پھبت میں انکا گیان کسی بھی دوسری قوم سے زیادہ ہے۔ ایکسا (علاج) میں انکی گنتی پہلے درجہ پر ہے۔ (میتھوینی)

ہندو دوسروں کے ساتھ انوکول دھار کرنے والے اور سب پر دیا کرنے والے ہوتے ہیں۔ انکا سنسار میں کسی سے بھی ویرودھ (دشمنی) نہیں۔ (انہاس کار ابوالفضل) ہندوستان کے کرڈوں ایسی اس دیش کے سادھو، سنتوں کی طرح ہی رہتے ہیں۔ سچ روپ سے سرل، پناکپٹ کے اور قرضہ (برن) سے مکت ہوتے ہیں۔

(پروفیسر پی۔ جارج) PRF: (P. GEORGE)

دھیان لوگ کو تو ہندوؤں نے ہی جنم دیا ہے۔ ان میں پوترتا، سوچھتا (صفائی) جیسے گن ہیں۔ ان میں دو یک ہے اور وہ بہادر ہیں۔

جیوتیش، صاب، الودید اور دوسری وڈیاؤں میں بھی سب سے اگے بڑھے ہوئے ہیں۔ مورتی کا زمانہ چتروں کے چترن جیسی کئی کلاؤں کو انہوں نے چوٹی تک پہنچایا ہے۔ ان کے پاس کاویہ، درشن، ساہتیہ اور نیچے کے شاستروں کا ذخیرہ ہے۔ (الجمیہ اٹھویں صدی)

ہندو لستے ایسا ندر ہیں کہ نہ تو انہیں اپنے دروازوں میں تالے لگانے کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی بات کے طے ہونے کے پیچھے اسکی پرمانکتا کے لئے کسی لکھا پڑھی کی +

(مشہور یونانی انہاس کار شری میٹرنبو۔ ایسے سی پیلے)

خط و کتابت کے وقت اپنا پتہ و نام خوشخط اور مزید آئرم نہ بھولئے



# چانکیہ نیتی !

( مہرشی چانک )

( ۱ ) نالائق شاگرد کو پڑھائے۔ باہرین عورت کی پرورش کرنے اور برے آدمیوں سے میل جول رکھنے سے دوان کو بھی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

( ۲ ) بدکار عورت۔ جاہل دوست۔ سامنے بولنے والا لازم۔ وہ مکان جس میں سانپ رہتے ہوں موت کے مانند ہیں۔

( ۳ ) دھکے کے وقت کام آنے۔ عورت کی حفاظت کرنے۔ کیلئے دولت ضروری جمع کرنی چاہئے۔ کیونکہ تکلیف کے وقت عورت اور دولت ہی کام آتی ہے۔

( ۴ ) ایسے دیش میں ہرگز رہائش اختیار نہ کرے۔ جہاں نہ کوئی رشتہ دار ہو۔ نہ ہی کوئی ساہوکار ہو۔ اور نہ ہی کوئی روزگار ہو۔ جہاں ویدوں کو جانتے والا برہمن۔ راہ یعنی حکومت۔ ندی یعنی جل اور حکیم وید یا ذکر نہ ہو۔ وہاں ایک لمحہ قیام نہ کرے۔

( ۵ ) بھائی یا بہتر اُسے ہی خیال کیجئے جو پریشانی مصیبت۔ دشمنوں سے مقابلہ کے وقت۔ اور دشمنان میں ساتھ دیوے۔

( ۶ ) اچھے گھرانے کی سوشل لڑکی اگر حسین نہ بھی ہو تو عقلمند انسان کو اس کے ساتھ شادی کر لینا چاہئے۔

( ۷ ) پانی یا دریا۔ ہتھیار بند۔ زندہ۔ سینگوں والے حیوان۔ اور حکومت کے آدمیوں پر ہرگز اعتبار نہ کرے۔

( ۸ ) عقلمند کے لئے لازم ہے کہ اپنی اولاد کو صحبت نیاک میں بٹھائے۔ تاکہ وہ نیاک عالم اور خوشبو کھیلانے والی سنے اور خاندان کا نام روشن کرنے والی ثابت ہو۔

( ۹ ) یہ چھ چیزیں انسان کو بغیر آگ کے ہی بھسم کر دیتی ہیں۔ استری کی جذباتی۔ برادری میں بے عزتی۔ لڑائی کے بعد بچے ہوئے راہ کے دشمن۔ ظالم ماں کی خدمت۔ مفلسی۔ صحبت جاہلان۔

( ۱۰ ) وہ درخت جو دریا کے کنارے آگاہ ہوا ہو۔ دوسروں کے گھروں میں زیادہ آنے جانے والی جوان عورت۔ اور نالائق منتر گو کے راہ۔ یہ سب جلدی ناش ہو جاتے ہیں۔

( ۱۱ ) کینہ اور نیاک میں صرف اتنا فرق ہے کہ کینہ شخص وقت پر دھوکہ دیتا ہے اور نیاک دھکے میں بھی کام آتا ہے۔

( ۱۲ ) لڑکے سے پانچ برس کی عمر تک لاڈ پیار کرے۔ سولہ سال کی عمر تک اس پر لڑائی کرے تاکہ وہ کسی بُری سوسائٹی نہ جاوے۔ اور زناں بعد اُس کے ساتھ ایک دوست کی طرح برتاؤ کرے۔

( ۱۳ ) جہاں ہمیشہ انانج جمع رہے۔ بیتی پتی میں کبھی جھگڑا نہ ہو۔ بیوقوفوں کا مان نہ ہو۔ اس گھر میں لکشی خود بخود آ جاتی ہے۔

( ۱۴ ) مصیبت کے وقت۔ دشمن کی فوج کے غالب آ جانے پر اور ظالم سے مقابلہ ہو جانے پر جو بھاگ جاتا ہے۔ وہ بچ جاتا ہے۔

( ۱۵ ) شمر۔ گرم۔ دڑیا۔ دھن اور موت۔ پیدا ہونے سے پہلے یہ پانچ چیزیں انسان کی قسمت میں لکھی جاتی ہیں۔

( ۱۶ ) بیچہ چیزیں بغیر آگ کے آدمی کے جسم کو جلا دیتی ہیں۔ ۱۔ پریش۔ ۲۔ کینہ یا خدمت۔ ۳۔ ناقص غذا۔ ۴۔ غصہ والی عورت۔ ۵۔ نالائق اولاد۔

از: حکیم دہلوی مس مفسر

دیویشی نارو کے نقطہ نگاہ سے

# ہندو دھرم کی بلند پایہ تعلیم

ہندو دھرم وہ بحرِ عظیم ہے کہ جس کی نہ کو نہ تو کوئی آج تک پہنچ سکا۔ اور نہ ہی کوئی شاید پہنچ پائے گا۔ ہندو دھرم وہ بے پایاں گستاں ہے کہ جس کے ہر روحانی پھول سے ایسی دلاویز خوشبو آتی ہے کہ جس سے ہر ایک دماغ کو طراوت ملتی ہے۔ ہندو دھرم وہ آفتابِ حقیقت ہے کہ جس کی لاتعداد کرنوں سے ہر شخص کے دل سے جہالت کی تاریکی دور ہو کر دل معرفت کا بقعہ نور بن جاتا ہے۔ ہندو دھرم وہ وجد اور سنگیت (راگ) ہے کہ چسپی مسوکن آواز سے ہر شخص سرورِ سرمدی محسوس کر سکتا ہے۔ غرضیکہ ہندو دھرم کے متعلق جو کچھ بھی اور جس قدر بھی لکھا جائے کم ہے۔ ہندو دھرم کی بے تعصب جامع تعلیم کو اوتاروں، ریشیوں، مینیوں اور دیگر مہاپرشوں نے جس طریقہ سے ظاہر کیا ہے اسکی نظیر کہیں بھی نہیں ملتی جس قدر فراخ دلی ہندو دھرم میں ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے اور فلسفہ وحدت کو بھی جس طرح ہندو دھرم پیش کرتا ہے اسکی مثال نہیں۔ اس مضمون میں رافم۔ دیویشی نارو کی تصنیف لطیف "نارو جھگتی سوتر" کے چند سوتروں کا ترجمہ پیش کر دیا۔ کہ جس کے مطالعہ سے ناظرین نہ صرف ہندو دھرم کی بلند پایہ تعلیم کا اندازہ لگا سکیں گے۔ بلکہ خود بھی اس پر عمل کر کے انسانی زندگی کا صحیح مقصد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

بہتر معلوم ہوتا ہے کہ دیویشی نارو کی تعلیم کے اظہار سے پہلے ہندو شاستروں کی تحریر کے مطابق دیویشی نارو کی متعلق بھی کچھ لکھا جائے۔ چنانچہ آتا ہے۔ کہ

پرم پوجیہ دیویشی نارو جی مہاراج پہلے کلپ میں گندھرو تھے۔ اور آپ کا شجر نام آپ برہن تھا۔ آپ بہت ہی خوبصورت تھے۔ لیکن باوجود جسم حسین ہونے کے بھی آپ کو اپنے حسن پر ناز نہ بالکل نہیں تھا۔ .... مالک حقیقی کو کیا منظور ہے۔ اور کہ وہ مالک حقیقی پاک لمحہ میں کی کرنا چاہتا ہے یہ کسی کو بھی معلوم نہیں ... کہا جاتا ہے۔ کہ ایک دن دیویشی نارو جی چند خوبصورت نوجوان عورتوں کو ساتھ لیکر برہما جی کے دربار میں پہنچے۔ کہ جہاں جھگو ان کا کیرتن ہو رہا تھا۔ برہما جی کو یہ بات ناگوار گذری کہ ایسے مقدس مقام پر کہ جہاں مالک کے پاک ناموں سے مالک کی حمد و ثنا (گن گان) کی جا رہی ہو عورتیں شامل ہوں (کیونکہ مہاپرشوں نے جھگوت پر اپنی میں استری کو بھی رکاوٹ مانا ہے)۔ چنانچہ برہما جی نے نارو جی کے رویہ سے ناراض ہو کر نارو جی کو سراپ (بددعا) دے دیا۔ کہ وہ اسندہ جسم شوڈر جاتی میں لے گا۔ برہما جی کا نول جھوٹا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے اگلے جنم میں دیویشی نارو جی نے ایک شوڈر دی کے ہاں جنم لیا لیکن باوجود شوڈر ہونے کے بھی نارو جی کی ماتا نہایت نیک حلیں خود ضبط اور سادہ ہوں سنتوں پر امنوں و ہمتاؤں کی خدمت گزار تھیں۔ اس میں وہ تمام اعلیٰ صفات موجود تھے جو ایک نیک انسان میں ہونے ضروری ہیں۔ ماحول کا اثر بہت معنی رکھتا ہے۔ چنانچہ نارو جی کی ماتا جی کی اعلیٰ صفات۔ نیک پرشوں کی خدمت اور پر جھو جھگتی کا اثر نارو جی پر بھی بہت کچھ ہوا۔ گو نارو جی گذشتہ جنم سے ہی ہمہ صفت موصوف تھے تاہم دنیا داری کے نقطہ نگاہ سے ماحول کے اثرات کو بھی تسلیم کرنا ضروری ہے۔ .... نارو جی اس شوڈر دی



کے فرزند واحد تھے۔ جب ان کی عمر پانچ سال کی ہوئی تھی تو ایک روز چند جہا پرشوں اور یوگیوں نے اس مقام پر چتر ماسہ (برسات کے جھینے) گزارنے کی غرض سے رہائش اختیار کی۔ اس موقع پر نار دجی کی ماما اور خود نچھتے نار دجی نہایت پرکیم اور شرمزہا سے ان جہا پرشوں کی خدمت کرتے رہے۔ جب چتر ماسہ ختم ہوا اور جہا پرش وہاں سے کوچ کرتے گئے تو نار دجی کے نیک خیالات اور بے غرض خدمت (انشکام سیوا) سے متاثر ہو کر انہوں نے نار دجی کو بھگوت پراپتی کا راستہ بھگوان کا سروپ اور بھگوان کو پراپت کرنے کا طریقہ بتلادیا۔ ایشور کی قدرت کہ انہیں دنوں جبکہ نار دجی کی عمر ابھی صرف پانچ سال کی ہی تھی۔ انکی ماما جی سانسپ کے کاشٹے سے سرگش ہو گئیں اور نار دجی اکیلے رہ گئے۔ اب یہ پانچ برس کی عمر کا بے یار و مددگار ایشوری اچھیا کے اوسار کسی طرف کوچل دیا۔ اور ایک جگہ ایک تالاب پر اشنان کر کے جہا پرشوں کی بتلائی ہوئی دھبی کے مطابق پر بھو دھیان میں مگن ہو گیا۔ کچھ عرصہ اس طرح مالک کا تصور کرتے کرتے ایک وقت صرف ایک لمحہ کیلئے بکا یک نار دجی کو اپنے اندر (ہر دے میں) ایک روشنی کی جھلک دکھائی دی۔ وہ روشنی کیا تھی۔ گویا مالک حقیقی کے بے انداز نور کی ایک شعاع (کرن) تھی کہ جسے دیکھ کر نار دجی مست ہو گئے۔ اور دوبارہ اس کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگے لیکن باوجود بہت کوشش کے بھی جب وہ کرن دوبارہ نظر نہ آئی تو بہت افسوس ہو کر دکھی ہونے لگے۔ اتنے میں غیب سے آواز آئی (اکاش بانی ہوئی) کہ اے نارو۔ اب تم موجودہ زندگی میں مجھے دوبارہ نہیں دیکھ سکتے۔ تمہارے دل کو پاک پوتر بنانے کے لئے ہی یہ بھتوری سی جھلک تمہیں دکھائی گئی ہے۔ کیونکہ جب تک دل مکمل طور پر پاک صاف نہ ہو میرا نور اور میرا درشن حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ اکاش بانی سن کر نار دجی کے دل میں پر بھو بھگتی کا جذبہ پورے زور سے ٹھٹھیس مارنے لگا۔ اور وہ ہر وقت بھگوان کے تصور اور اسی کی حمد و ثنا (کیرتن) میں مصروف رہنے لگے۔ نار دجی کی اس لاشالی بھگتی سے بھگوان بہت خوش ہوئے اور انہیں برہمانڈ کے من میں ملا لیا۔ چنانچہ شاستروں میں لکھا ہے کہ کلپ کے اخیر تک نار دجی کا جنم نہیں ہوا۔ بلکہ وہ اگلے کلپ کی ابتدا میں برہما جی کے من سے پیدا ہوئے۔

دیورشی نار دجی کی زندگی ایشور بھگتی کرنے اور ایشور بھگتی کرانے کی زندگی تھی۔ انہوں نے اپنے اپدیش سے لاتعداد جیوؤں کا بیڑا پار کر دیا۔ پرہلا د بھگت کو ماما کے کچھ میں ہی ایشور بھگتی کی اسی تعلیم دی کہ جس کی وجہ سے اس تک پرہلا د بھگت کا نام امر ہے۔ اسی طرح تمہارا جگہ کار دھرو جب اپنی سوتیلی ماں کی سخت کلامی سے متاثر ہو کر جنگل بیابانوں میں گھوم رہا تھا۔ تو اس موقع پر بھی دیورشی نار دجی نے ہی اس کو "اوم نمو بھگوتے واسد یو امے" کا منتر دے کر ایشور بھگتی کا وہ مارگ دکھایا کہ جس پر عمل پیرا ہو کر دھرو بھگت نے ایسا بلند مرتبہ حاصل کیا۔ کہ جس کو دھرو پید کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

دیورشی نار دجی کی زبانی تعلیم سے تو لاتعداد انسانوں کی زندگی سدھر گئی۔ لیکن جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے انکی مایہ ناز تصنیف "نار بھگتی سوتر" سے بھی لاتعداد انسانوں کو فیص ہو چکا ہوگا۔ اور پوچھنا رہے گا۔ نار بھگتی سوتر ایشور بھگتی (عشق الہی) پر ایک نار د تصنیف ہے۔ اس میں ایشور بھگتی کے تقریباً ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس لپتک میں تقریباً وہ سب کچھ موجود ہے جو ایک تلاشی حق کے لئے ضروری ہے۔ اس لاجواب تصنیف میں کل ۸۴ سوتر (مقولے) ہیں جن سے یہ مل سکے گی جی جاتی ہے۔ سوتروں پر عمل کرنے والا انسان ۸۴ لاکھ جونیوں یعنی آدکون یا (تناسخ) سے بچ جاتا ہے۔ کل ۸۴ سوتروں کی دیا بھیا (تشریح) کے لئے تو ایک علیحدہ کتاب بن سکتی ہے۔ اس لئے بخوف طوالت اس مضمون میں ان ۸۴ سوتروں میں سے

صرف چند متفرق سوتروں پر تشریح کر کے اپنے خیالات کا اظہار اور ہندو دھرم کی بلند پایہ تعلیم پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاکہ ناظرین اوم ان چند ہی سوتروں پر وچار کر کے ہندو دھرم کی عظمت سمجھیں۔ اور اعلیٰ کر کے فیض یاب ہوں۔

## عشق میں ترک کی فضیلت

وہ عشق الہی یا ایشور بھگتی (کسی خواہش کے مد نظر نہیں۔ بلکہ ترک مجسم ہے۔ سوتر ۷)

تشریح۔ پر یہ بھگتی یا حقیقی عشق الہی میں اگر کوئی بھی دینی یا دنیاوی ارتھات لوگاب یا پرلوگاب خواہش درپردہ من میں بنی رہے تو اس کو پر یہ بھگتی کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ یہ تو ایک قسم کا ہیو پار ہے۔ کچھ دیا اور کچھ لے لیا۔ " (ارتھات بھگوان کی بھگتی کی اور کہا۔ کہ اسے پر بھو مجھے دھن یا سنتان۔ یا عرت اور شہرت یا سورت یا کمٹی پر اپت ہو۔ اس طرح پر بھگتی کے ساتھ کسی خواہش کا اظہار کرنے پر یہ عشق الہی یا پر یہ بھگتی اس درجہ سے گر کر محض سودا بازی پر رہ جاتی ہے۔ چنانچہ دیوہشی نادرجی فرماتے ہیں۔ کہ اصلی حقیقی بھگتی میں کوئی بھی خواہش نہ ہونی چاہئے۔ دنیاوی اشیاء تو ہر طرف اس میں حصول نجات یا آتم ساکشات کا رُخی ہر دے میں نہ ہو، بلکہ اپنا سروسو یعنی اپنا خیال اپنا کرم اپنا شریر بلکہ اپنا آپ بھی اپنا نہ سمجھ کر سب کچھ ایشوری شکتی کے ذریعہ ہی ایشور اپن کر کے خود بالکل آزاد اور نرلیپ ہو جانا چاہئے۔ .... اور ایسی حالت کے وارد ہونے کا نام ہے۔ " مجسم ترک "

دینی اور دنیاوی تمام افعال کے ترک کو نرو دھ کیا جاتا ہے۔ سوتر ۸

تشریح۔ حقیقی عشق الہی ترک مجسم ہے۔ یعنی کسی انسان کے اندر جب یہ جذبہ عشق پوری طرح موجزن ہوتا ہے تو اس حالت میں ایسے انسان کے تمام دینی اور دنیاوی افعال اس بہتش عشق میں غل کر خاک ہو جاتے ہیں۔ اس حالت پر پہنچا ہوا عاشق حقیقی ہر طرف صرف وہی ایک بے صورت ہر صورت میں نظر آتا ہے۔ چونکہ یہ عشق کی آخری منزل ہے۔ اس لئے یہاں پہنچ کر باقی کے تمام افعال کا ترک ہو جانا عین قدرتی ہے۔ کیونکہ باقی ماندہ تمام افعال (کرم) اسادھن روپ ہیں۔ یعنی منزل مقصود پر پہنچنے کا ذریعہ ہیں۔ اور جب کہ کوئی اپنی منزل مقصود پر پہنچتا ہے تو راستہ خود بخود ہی چھوٹ جاتا ہے۔ اگر کوئی انسان راستہ کو ہی منزل تصور کر کے پیٹھ جائے تو منزل تک رسائی کیسے ہوگی؟ مطلب یہ کہ اختتام راہ کے بعد حصول منزل قانون اٹل ہے۔ لیکن یہ بھی شرط ہے کہ بغیر صحیح راستہ اختیار کئے منزل پر پہنچنے کا خیال کرنا بالکل نادانی ہے۔ اس سوتر کا خلاصہ اس ایک نفوس ہے۔ کہ جمع الصفات بن کر بری الصفات بن جاؤ۔"

مالک حقیقی کے عشق کو بڑھانے والے دینی اور دنیاوی افعال ہر انجام دینا ہی نفسانی جذبات سے لاتعلقی ہے۔ سوتر ۱۱

تشریح۔ سوتر ۷ میں تمام افعال کے ترک کی تلقین کی گئی ہے۔ لیکن جذبات کوئی چیز حاصل نہ کی جائے ترک ہوگا کہاں سے؟ چنانچہ اس سوتر میں رشی فرماتے ہیں۔ کہ ابتدا میں انسان کو ایسے افعال اختیار کرنے چاہئیں۔ کہ جن پر عمل کرنے سے عشق حقیقی (پر یہ بھگتی) میں ترقی ہو اور اس قسم کے نیاک افعال پر عمل کرنا ہی نفسانی جذبات سے لاتعلقی پیدا کرتا ہے۔ اور یہ قدرتی بات ہے۔ کہ اس راستہ پر گامزن ہونے سے پیشتر تمام نفسانی خیالات۔ نفسانی جذبات کو دبانا ہوگا۔ جذبات کوئی انسان اپنے



نفسِ امارہ پر قابو نہیں پاتا تب تک کوئی بھی روحانی سادھن کرنا بالکل لالینی (بے سود) ہے اس لئے اس سوتر پر ہر دو پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یعنی نیک افعال کو اختیار کرنا اور نفسانی جذبات کو دبانا۔ اس راستہ پر قدم رکھنے سے پہلے ضروری ہے۔ یا شرط اولین ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی قانونِ قدرت ہے کہ نیک افعال کو اختیار کرتے ہی نفسانی خواہشات خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ کہ جس طرح آفتاب کے طلوع ہوتے ہی تاریکی ختم ہو جاتی ہے۔

امروہی سے بالاتر عشقِ حقیقی کے حصول کے بعد بھی کتبِ مقدسہ کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ سوتر ۱۲-۱۳  
تشریح :- مذکورہ سوتر کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔ کہ جب کہ کسی انسان کو یہ پختہ یقین ہو جائے کہ وہ عشقِ الہی یا پریمیاہتی کی اتنی منزل تک رسائی کر چکا ہے۔ تو بھی کتبِ مقدسہ (دھرم شناستر) میں بیان کردہ نیک افعال کو دیدہ و دانستہ نیک افعال کے ترک کا ترک ہوگا۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ نہ حاصل کردہ رسائی سے بھی محروم ہو جائے۔ اور معراجِ تمنا سے گر جائے۔ کیونکہ اپنے آپ کو عارف یا عاشق یا اور کچھ تصور کرنا بھی ایک قسم کی لطیف خودی ہے۔ اور خودی کا دھوکا ایسا لطیف ہے۔ کہ ہزاروں لاکھوں میں سے کوئی ایک انسان ہی اس کے دام میں گرفتار ہونے سے بچ سکتا ہے۔ ورنہ عام طور پر تو اس جگہ پہنچ کر بڑے بڑے نامور روحانی شہوار ایسے گر جاتے ہیں کہ پھر اٹھنا محال ہو جاتا ہے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ جب انسان کو وہ درجہ حاصل ہو جائے کہ جہاں جزوی خودی کی توثیک باقی نہ رہے یعنی جہاں پہنچ کر انسان اپنے آپ کو عاشق یا عارف یا اور کچھ تصور کرنے والی عقل کو بھی عشقِ حقیقی (پریمیاہتی) میں مدغم کر کے اپنا آپ (جزوی صورت میں) نابود کر دے۔ تو ایسی حالت وارد ہونے پر نیک افعال بھی خود بخود ترک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب افعال میں نیکی اور بدی کی تمیز کرنے والی عقل ہی نہیں رہی۔ تو اپنی مرضی پر افعال ہونگے کس طرح؟ خلاصہ یہ کہ اس حالت پر پہنچ کر انسانی وجود ایک آگ کی ہی صورت میں باقی رہ جاتا ہے اور الیشوری شکستہ جو کچھ بھی کرنا چاہتی ہے۔ وہی اس آگ (جسم) سے ہوتا ہے۔“ (باقی پھر)

از قلم :-  
شہری جگن ناتھ کھنڈہ صفحہ  
برندابن نواسی :-

## اسی روپ میں

مَن موہن گنج بہاری لکن .....  
گھنشیام مرادی ہے دُشتِ دِلن ،  
گوب نایک ہے گردھر، شیام ودن  
مندسکان تیری ، وہ چندر ودن  
اسی روپ میں سامنے آیا کرو  
پیالہ پرکیم کا ہسکو پیلا یا کرو ،

برج لال کنہیا ہے موہن مند  
جس نے دیکھ لی تیری وہ بانگی پھین  
برج راج ، شرومنی رساک جنن  
کام کرنے کی اُسکو رہے کیا لگن  
تشدت سے نفسی بجا یا کرو  
اسی روپ میں سامنے آیا کرو

تیری بنسی سنی ہوئیں بجال بھٹ ڈرتی ڈرتی ہیں جاتی ہم اب نکھٹ  
کہیں دیکھ نہ لے ہمیں وہ نہٹ کھٹ نہیں دُور یہاں سے وہ جھنا کاتھ

ہمیں ایسے ہی زنت ڈرایا کرو

اسی رُوپ میں سامنے آیا کرو

تیری داسی ہیں بے مول رادھا زین بھگت و تسلی ہے گوپال بھو بھے ہرن  
بنسی دل لے ہے گردھر نہٹ لکھن چوڑ گھر بار آئی ہیں تیری شرن

پاؤ سیوا کچھ ہم سے کرایا کرو

اسی رُوپ میں سامنے آیا کرو

جھناٹ پر بنسی بجا یا کرو نام لے کر نہ ہم کو بلایا کرو  
نہ بھاو ہر دے کے سوئے جگایا کرو ایسے تیر نہ ہم پر چلایا کرو

اسی رُوپ میں سامنے آیا کرو

پیسالہ پریم کا اپنے پلایا کرو

برج دیکھو میں زنت آیا کرو ہمارے گھروں سے کھن چرایا کرو  
کر کے قول وہ اپنا نبھایا کرو گیت پریم کے ہم کو سنایا کرو

اسی رُوپ میں سامنے آیا کرو

دکھی ہر دوں کو آہر شایا کرو

جنگلی چرنوں میں تیرے لگی ہو لگن رہیں دھیان میں تیرے وہ زنت لگن  
کٹ جاتے ہیں سب انکے بھو بندھن کرتے انکے ہو تم سارے کشٹ ہرن

سدا کرپا کے گھر میں ہی آیا کرو

رُوپ اپنا وہ ہم کو دکھایا کرو

نند گاؤں سے جو پر بھو آئے و نکل برساتے میں جاؤ پھر ہو کے دکھل  
بھل جاتے تیرا پھر وہ ہر دے کھل دیکھ سنا پڑا ہے وہ برج منڈل

رونا گوپیوں کا کیوں نہ ہو گا سپھل

ایسے دکھڑے ہمارے سنایا کرو

متیں دن رات مناتی ہیں تیرے راگ پریم کے گاتی ہیں  
تیری بنسی وہ سننے کہتی ہیں سب سدھ بدھ بھول ہم جاتی ہیں

ہمیں رُوپ پھٹا وہ دکھایا کرو

اسی رُوپ میں سامنے آیا کرو

گیان



# کبھی یہ بھارت اخلاق کا نمونہ تھا

(از: شری جلال بھارتی سرنیمگر)

جب گندے جل کے استعمال سے طرح طرح کی بیماریاں پھیلنے لگتی ہیں تو جل کو صاف ستھرا کر کے لوگوں کو بچانے کی تدابیر کیجاتی ہیں۔ اسی پر کاروسوسائٹی کو پاپ۔ اتیاچار اور گندے بچانے اور ستینہ مارگ پر لگانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ ایسی کوشش کرنے والے سدھارک کہلاتے ہیں۔ ایسے سدھارک وقت وقت پر پیدا ہوتے ہیں، اور دلش جاتی کا سدھار کرنا ہی انکے جیون کا لکش تہو ہے ایسی دیکھتی ہی منشا کم کرم کی تھیوری کو پریکٹیکل روپ دے کر غنہ کو بتاتے ہیں۔ کہ لشکا کم کرم کیا ہوتا ہے وہ اپنے جیون کا لکش ایسے پیش کرتے ہیں۔ ”وہ تجھے کرم کرنا ہے۔ اور سدھار نہیں۔ اس کے پھل پر تجھے اختیار۔“

کئے جا کرم اور نہ ڈھونڈ اسکا پھل پھل کر عمل کر عمل کر نہ ہو بے عمل۔“

انکا لکش ہوتا ہے۔ ”لے جیون کو پرانی ماتر کے کلیان کیلئے لگانا۔ وہ سمجھتے ہیں۔“ ”منا بھلا ہے اس کو اپنے لئے جتھے جیتا وہی ہے پچ پچ جو مر چکا ہو غیر کے لئے۔“۔ اس لکش کی پیشی گیتا میں بھی ملتی ہے۔ ”جبکہ بھگوان کرشن اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہمارے جیون کے ختم تب ہوتے ہیں جب دلش میں پاپ اتیاچار ہونے لگتے ہیں۔ دھرم کیا ہے۔ ایسی تیز منٹ جاتی ہے تو دھرم کو پھر سے سچا روپ دینے کے لئے بھگوان رام، یوگیراج کرشن، جہاننا بدھ، جہاننا جہادیر، رشی دیانند، سری رام کرشن، پرہم ہنس اور سوامی وویکانند جیسے ہمارے لوگ اور فلاسفر جنم لے کر دلش کا سدھار کرتے ہیں۔ بھارت دلش کا اتہاس بتاتا ہے کہ اس دلش میں کوئی چور نہ تھا، پھوٹی عمر میں کوئی مرنے نہیں تھا۔ کوئی دھوا نہیں ہوتی تھی۔ لوگ گھروں کو تالے نہیں لگاتے تھے۔ دودھ وہی کی دنیا بہا کرتی تھیں، لوگ خوشحال تھے۔ اس سہری زمانہ کی پیشی چین و دلش سے آئے ہوئے ایک یا تری ہیون ساناک نے بھی کی ہے۔ جب وہ بھارت دلش کی یا تراسے لوٹ کر اپنے ملک میں پہونچا تھا تو اس نے بھارت کی ماسٹاکو اپنی ایک پستک جو اس نے اپنے دلش نوایسوں کی جانکاری کے لئے لکھی تھی اس میں درن کیا تھا۔ اس نے بھارت دلش کے دھار کے دو نقشے اپنی پستک میں اپنے انکھن دیکھے حالات کے عنوان سے لکھے۔ جو اس طرح سے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ وہ جب بھارت دلش میں بھرن کر رہا تھا۔ تو وہ ایک گاؤں میں پہونچا۔ اور اس نے ایک بڑے گیہوں کے ڈھیر ایک کھیت میں دیکھے۔ وہ دو بھائیوں کا غلہ تھا۔ جو یک کرتا ہوا تھا۔ چھوٹا بھائی گھر کو گیا اور بڑا بھائی دیکھ بھال کر رہا تھا۔ تو اس نے ایک ڈھیر کے غلہ لے لے کر دوسرے ڈھیر میں ڈالنا شروع کر دیا۔ ایسے کرتے دیکھ کر ہیون ساناک نے اس کے پاس جا کر دریافت کیا کہ تم غلہ کیوں اٹھا رہے ہو، چوری کر رہے ہو کیا؟ تو بھٹ سے بھائی نے جواب دیا چوری کیا ہوتی ہے۔ یہ تو میرا غلہ ہے۔ جو میں اپنے چھوٹے بھائی کو دے رہا ہوں۔ تو اس نے پوچھا، ایسا تم کیوں کر رہے ہو۔ تو اس نے کہا میرا چھوٹا بھائی بال بچے دار ہے۔ اور اس میں ابھیمان بہت ہے۔ وہ میرے آگے ہاتھ تو کیا کسی کے آگے بھی ہاتھ پسا کرنا بڑا سمجھتا ہے، اس لئے وہ میرے دینے سے نہیں لے گا۔ اس کی عدم موجودگی میں اس کے ڈھیر میں غلہ ڈال رہا ہوں۔ تاکہ اس کا

گزارہ ہو جائے۔ ہیون سانگ بہت حیران ہوا۔ کہ کتنا اونچا اخلاق ہے۔ اب چھوٹا بھائی واپس آیا اور بڑا گھر چلا گیا۔ تب چھوٹے بھائی نے اپنا عقد اٹھا اٹھا کر بڑے بھائی کے ڈھیر میں ڈالنا شروع کر دیا۔ تب ہیون سانگ اور بھی حیران ہوا۔ اور اس کے پاس جا کر پوچھا کہ تم یہ کیا کر رہے ہو؟ تو جھٹ سے اُس نے کہا کہ میرا بڑا بھائی سماج سیدو کے کام میں اتنا مشغول رہتا ہے کہ اُسے اپنے آپ کی سُدھ نہیں رہتی۔ اس کا خرچ بہت ہے۔ اور اس کا ابھیان بہت اونچا ہے۔ وہ کسی کے سگے ہاتھ کیا پسارے گا۔ میں چھوٹا ہوں میں دینے پر بھی نہیں لیتا۔ وہ پاپ سمجھتا ہے۔ میرے بھائی کا سراو پنا رہے اور میں کا گزارہ کھٹیک چلتا رہے اسی لئے اسکی غیر ماضی میں اُسے دے رہا ہوں۔ ہیون سانگ نے کہا۔ تم دھیند ہو۔

یہ اخلاق کا نمونہ تھا۔ اس بھارت ورش دیش کا جس میں ہم ٹم پیدا ہوئے۔ وہی بھارت ورش دیش جو رشیوں مہینوں کی بھونی ہے۔ جہاں ویدوں کا سندیش پراپت ہوا۔ جہاں اپنشدیں لکھی گئیں۔ رامائن کا جہاں سندیش بلا۔ گیتا جیسا امرت کا بھڑنا چھوٹا۔ جہاں پوترند یوں کا جن بکھا ہوا ہو۔ اور جس کے چروں کو جہا ساگر دھوتے ہیں۔ جہاں پر کم کا نمونہ تاج بھی موجود ہے۔ یہ سب اس دیش کی جہانتا کا پرتیک ہے۔ اتنا جہاں چتر تھا اس دیش کے لوگوں کا۔ لیکن جب ایسے اچھے چتر والے جہاں دیش میں بُرائیوں نے جگہ ملی تو سوسائٹی میں سوشل برائیاں پھیلنے لگیں۔ لوگ چتر بہشت کی بیماریوں کا شکار ہونے لگے۔ چتر اتنا بگڑا کہ جس کا نمونہ آج عام ملتا ہے۔ اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کہاں ہیون سانگ کا زمانہ کا بھارت اور کدھر ہے آج کا جہاں کا انسان۔۔۔ آج انسان سے انسانیت نکل چکی ہے۔ چال چلن کا دیوالہ نکل گیا ہے جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ باہا کا رچ رہی ہے۔ مہنگائی کا بول بالا ہے۔ چوری اور رشوت خوری زوروں پر ہے۔ لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ گزارہ مشکل سے ہو رہا ہے۔ لوگوں کے لئے جینا محال ہو رہا ہے۔۔۔ یہ سب کیوں کر ہوا، اس کا کارن کیا ہے، صرف یہ ہے کہ ہمارے ہاں سوشل برائیوں نے جہم لینا شروع کیا ہے۔ اور ہم دن بدن نیچے ہی نیچے گرتے جا رہے ہیں۔

**شری ویشنو دیوی یاترا** (گائیڈ) لیکھاک شری کبیر ناتھ پرکھا کر۔ (ہندی میں) پریستک تین جھنوں لکھی گئی ہے۔ یاترا۔ اتھاس۔ اور گائیڈ۔

پہلا حصہ "یاترا" میں جگت گورو بھگوان سنگھ پاریہ اور تیرتھ یاترا۔ تیرتھ یاترا کا سالنگرت ہتو۔ تیرتھ یاترا کا ادھیاتک ہتو شری ویشنو دیوی کی یاترا کی ویشیتا۔ شری ویشنو دیوی کی یاترا کب شروع ہوئی۔ یاترا کی اوجیک ساگر کی۔ یاترا کا سسے۔ یاترا کا مارگ مجھیرہ استھاؤں کی آپسیں دوری اور سمند سے اونچائی صفا ہے۔

دوسرا حصہ "اتھاس"۔ مارکنڈے پُران اور وراہ پُران کی کتھاؤں کے انوسارد وہاں مہوشلو کوں کے دیئے گئے ہیں اور تیرا اتھاس بھگوتی ویشنو دیوی اور چوتھا اتھاس گورو گورکھ ناتھ جی کے ششیر وناٹھ کی کتھا والہ مفصل دیا ہے۔

حصہ سوم میں گائیڈ میپ (نقشہ) دیا گیا ہے۔ پٹھان کوٹ سے جوں اور کٹرہ اور کٹرہ سے ویشنو دیوی کے ہوا لاک نقشے دیئے ہیں۔ اسکے علاوہ پٹھان کوٹ سے جوں تاک کے سفر میں آنے والے اہم مقامات کی دوریاں اور حالات مکمل درج ہیں۔

کتاب کے ٹائٹیل پر نہایت شاندار بھگوتی کا سہ رنگ بلاک اس کتاب کی زینت کو بڑھا رہے قیمت تقریباً لاگت کے مطابق ہر دور پر علاوہ ڈاک و

میلنے کا پتہ: بھارتیہ چتر و گپان اوسدھان سنستمان لکشمی نگر۔ سہارنپور۔ (یو۔ پی۔)



# شہید اعظم سردار بھگت سنگھ سے خطاب

(از کوئی لوگناٹھ دِل)

سنگ ایشار کا اس طرح جمایا تو نے ہم کو آزادی کا دروازہ دکھایا تو نے  
خس کے تھکوں نے اڑا ڈالا شراروں کا مذاق جذبہ حب وطن ایسا جگایا تو نے

مادر ہند کو آزاد کرانے کے لئے اپنے سر کی کوئی پرواہ نہ کی تھی تو نے  
مادر ہند کے سرتاج سجا نے کیلئے مادر ہند کا سراونچا اٹھانے کے لئے

جینا اچھا نہ لگا تھو کو قفس میں رہ کر خوش رہو اہل وطن! ہم تو سفر کرتے ہیں  
پاک گیا سینہ تیرا دارِ غلامی سہہ کر دارِ پر لٹاک گیا اتنا تو منہ سے کہہ کر

تیرے ماتھے پہ شکن تھی نہ قسم کھانے کو ہم بغضِ بھلا موت کی دیوی کب بھنی  
مشعل موت کا تھا جی تیرا بہلانے کو شمع نے سینے سے لپیٹا یا تھا پروانے کو

تنہ کی دھار کو ہنستے ہوئے چوما تو نے کون کہتا ہے کہ وہ بھانسی کی رستی تھی فقط  
تختہ دار کو ہنستے ہوئے چوما تو نے پھولوں کے ہار کو ہنستے ہوئے چوما تو نے

آسمان جس سے کہ چمکا وہ بتارا تھا تو اسماں جس سے کہ چمکا وہ بتارا تھا تو  
حق تو یہ ہے کہ وہ قدرت کا اشار تھا تو بڑھ کے کافی تھی وہ مضبوط سہارا تھا تو

بادِ حب وطن نوش کیا تھا تو نے نام پیکے گا ترا شمس و قمر ہیں جب تک  
خدمتِ ملک میں سر اپنا دیا تھا تو نے جامِ مہنس مہنس کے شہادت کا پیا تھا تو نے

# گٹور رکھشا

شری منوہار لال سونیہ بھیلور

اوم

جہاں تک گاندھی نے  $2\frac{1}{2}$  کروڑ کو اپنے اخبار نو جیوں میں لکھا تھا

کہ گائے ہندوؤں کی سچی نمکسار اور ہمدرد ہے، جن بچوں کی مائیں مرجاتی ہیں۔ وہ بچے گائے کے دودھ پر پرورش پاتے ہیں۔ ہندو جب تک گائے رکھشا کو اپنا کرتوت خیال رکھیں گے۔ اس وقت تک ہندو زندہ رہے گا۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت رہی۔ انہوں نے اپنے سلطنت کے استحکام اور پر جا کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے گٹور ہنٹیا کو بند کیا۔ کھڑا عرصہ ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ جب یہ پابندی ہٹ گئی ہو۔ ورنہ اس دیش میں گٹور رکھشا ہمیشہ ہوتی رہی۔  
۲۔ ہماری سرکار گٹور ہنٹیا بند کرنے سے اس لئے گھبراتی ہے۔ کہ اس دیش میں مسلمان بستے ہیں۔ اور وہ آبادی کا ایک خاص حصہ ہیں۔ ناراض نہ ہو جائیں۔ یا ارد گرد کے مسلمان لیشیوں کو پراپا گندہ کرنے کا موقع مل جائے۔ کہ بھارت سٹیٹ سیکولر سٹیٹ نہیں ہے۔ اور دیکھ لو بھارت نے یہ کیسا قانون بنایا ہے۔

گٹور رکھشا اقتصادی مسئلہ ہے۔ اس میں ہندو مسلمان سمجھ۔ عیسائی سب کا فائدہ ہے۔ آج جب گھی گیارہ روپے کلو اور دودھ 1/5 روپے کلو ہے۔ گٹور رکھشا ہو جانے پر دودھ اور گھی سستا ہوگا۔ ۱۹۴۷ء میں جب بھارت کو آزادی ملی۔ تو وہ گٹور رکھشا کی طرف دھیان کرتی۔ گٹوروں کے لئے چراگاہ بناتی۔ دودھ گھی کی افراط ہو جاتی۔ اور اناج اتنا خرچ نہ ہوتا۔ جتنا اب ہمارے اسکی وجہ یہ ہے کہ دودھ گھی۔ سستی کا استعمال کرنے والے گھرانے اناج کا استعمال بخود کرتے ہیں۔

۳۔ حدیث شریف ہے فیہم البقرہ راؤ لنتہا شفاً۔ گائے کا ماس کھانا بیماری اور دکھ کو دعوت دینا ہے۔ اسکا دودھ پینا شفا ہے۔ اب حیات ہے۔

کیوں نہ مسلمان گٹور رکھشا کے سوال کو اپنے ہاتھ میں لیں! اور مسلمان ہی بننا کہ کونسل میں پیش کریں اور اکثریت کی امداد لیکر اسے پاس کریں  
۴۔ بھارت ویش جہاں گٹور نے پہلے جنم لیا۔ اور یہاں کے راجے ہمارے لاکھوں کی تعداد میں گٹوریں رکھتے تھے اور انکی عظمت و شان اس میں تھی کہ وہ گنتی گٹوریں رکھتے ہیں گوپ اور مندائی آبادھیاں تھیں۔ دودھ بیچنا اس دیش میں باپ سمجھا جاتا تھا۔ لوگ کہتے تھے جس نے دودھ بیچا اس نے پتر بیچا۔ مسافر لوگوں سے جب پانی مانگتا تھا۔ لوگ اُسے دودھ دیتے تھے۔ دُور کیوں جاتے ہیں۔ میں نے کوہ سلیمان کے قبائل کے اندر سفر کیا ہے جہاں بکریں گزرت سے ہوتی ہیں۔ وہاں ہر ایک ریوڑ کے اندر ایک بزن جو لکڑی کا بنا ہوا ہوتا تھا اس غرض سے رکھا رہتا تھا۔ کہ اگر مسافر آئے۔ تو وہ بکریوں کا تازہ تازہ دودھ خود دے اور پئے۔

ہم نے کئی بار ایسا کیا۔ اور اس طرح ہر تھکے ہوئے مسافر کی حیثیت میں دودھ پیا۔

۵۔ اُچکل دُنیا میں تو دودھ پینے کا رواج بڑھ رہا ہے مگر بھارت میں جہاں دودھ اور گھی کی ندیاں بہتی تھیں۔ اب دودھ ٹوکیا۔

جائے بنانے کے لئے بھی دودھ نہیں ملتا۔

ذرا ملاحظہ ہو۔ فہرست اُن ملکوں کی جو دودھ پیتے ہیں۔ اور اُن کے حصے ہیں دودھ فی کس کی اوسط کیا ہے۔



# صحیح تشخیص باقاعدہ علاج عُمَدِ دوائیں

کے

## حَبِّ خَاصِّ الْخِصِّ دَاش

پٹھوں کی کمزوری رعشتہ اور نزلہ زکام اور دماغی تھکاوٹ  
بلغم کی زیادتی کے لئے  
قیمت اس گولی تین روپے قیمت ایک شیشی تین روپے

گاندھی دواخانہ 152 لڈی کملا نگر دہلی فون نمبر 229929

انگلیش = 450 گرام

امریکی نیویارک = 800

جرمنی = 500

نیوزی لینڈ = 900

ارجنٹائن = 1000

ہندوستان = 60

۶۔ ٹھیک ہے گو رکھشیں کئی باتیں سوچنی پڑیں گی۔  
بوڑھی گائیوں کا سوال بھی سامنے ہے۔

اگر ان باتوں کو غور عمیق سے دیکھا جائے۔ تو  
یہ مسئلے اُسافی سے حل ہو جائیں گے۔ اور ملک  
خوش حال ہو جائے گا۔



# ایک نرالی شان پیدا کرتے کیلئے

## بوٹ پالش

### ایمنڈ

## بوٹ کریم

## استعمال کیجئے

کمپنی نے جدید ترین فارمولوں کے تجربات سے اس میں بہت سی

خوبیاں پیدا کر دی ہیں۔ آج ہی خریدیئے، استعمال کیجئے اور ملاحظہ فرمائیئے، روزانہ لاکھوں استعمال کرتے ہیں

# بیلی بوٹ پالش کمپنی دہلی



یکم اپریل ۱۹۶۷ء سے ناردرن ریلوے ٹائم ٹیبل میں ترمیم کی جا رہی ہے۔

اہم تبدیلیاں درج ذیل ہیں۔

## (۱) جنرل GENERAL عام

(۱) ایئر کانڈیشنڈ ایکسپریس گاڑیاں جو ماہین بمبئی سنٹرل اور نیو دہلی۔ و نیو دہلی ہاؤس اور نیو دہلی امرتسر چلتی ہیں۔ وہ آب ہفتہ میں تین بار مندرجہ ذیل دنوں کو چلا کر نیکی :-

(۷) بمبئی سنٹرل تا نیو دہلی - بدھوار، شکر وار اور اتوار

(۸) نیو دہلی سے بمبئی سنٹرل - سوموار، بدھوار اور شکر وار

(۹) نیو دہلی سے ہوڑہ - بروز منگل و اور شکر وار اور اتوار

(۱۰) ہوڑہ سے نیو دہلی - بروز منگلوار، دیر وار اور اتوار

(۱۱) نیو دہلی سے امرتسر - بروز دیر وار اور اتوار

(۱۲) امرتسر سے نیو دہلی - بروز اتوار، منگلوار اور شکر وار

(ii) ۱ ڈاؤن ایئر کانڈیشنڈ ایکسپریس - بروز دیر وار اور اتوار مدراس سے چلا کرے گی۔

(۱۳) ۲۲ آب ایئر کانڈیشنڈ ایکسپریس بروز منگلوار اور اتوار کو نیو دہلی سے چلا کرے گی۔

(۱۴) ۲۲ آب ایئر کانڈیشنڈ ایکسپریس بروز منگلوار اور اتوار کو نیو دہلی سے چلا کرے گی۔

(۱۵) گاڑیاں جو بڑھانی گئیں :-

(i) نمبر ۱۵۶ ایس یو جو سہارنپور اور انبالہ چلاؤنی کے مابین چلتی ہیں۔ وہ آب انبالہ سٹی تک بڑھا دی گئی ہے۔

وہ انبالہ سٹی تک بھی جایا کیا کرے گی۔

(ii) نمبر ۱۵۶ ڈاؤن / ۱۵۵ آب بھانسی اور لکھنؤ کے مابین چلنے والی سلطان پور تک بڑھا دی گئی ہے۔

یہ سلطان پور تک جایا کیا کرے گی۔

## (3) گاڑیوں کی رفتار میں اضافہ

گاڑی نمبر	ماہین	وقت کی بچت
i ۶ ڈاؤن	امرتسر - مغل سرائے	30 منٹ MTS
ii ۱۳ آب	مغل سرائے - دہلی	20 ..
iii ۱۵ ڈاؤن	دہرہ ڈون - مغل سرائے	10 ..
iv 1 URN	انبالہ - منگل ڈیم	40 ..



## (5) نئے سٹاپ جو مہیا کئے گئے

نمبر	ٹرین نمبر	سٹیشن
i	41 آپ	منڈلی دھوروہ
ii	42 آپ / 46 ڈاؤن	جھنڈیالہ *
iii	53 آپ	دہلی شاہدرہ
iv	51 آپ / 52 ڈاؤن	جگادہری ورکشاپ
v	33 آپ	جلی بینک
vi	59 آپ	کورو کھشیترا
vii	10 ڈاؤن	روسا ROSA
viii	SN 2 DP 1 DP 4 DP 3	ہولیسی کلاں HOLUMBI
ix	344 ڈاؤن	کلاں والی پنجاب KILANWALI
x	AC 2	کبیر پور
xi	47 آپ / 48 ڈاؤن	چوکھنڈی
xii	371 آپ	پسلی خاص
xiii	351 آپ	دریا پور و پچھن پور
xiv	352 ڈاؤن	
xv	MSN 2	بامن ہیری BAMAN HERI
xvi	371 آپ	صاحب آباد
xvii	105 ڈاؤن	کانپور اور کھوکھو کے مابین تمام سٹیشن
xviii	204 ڈاؤن	پٹیل نگر
xix	231 آپ	بجوان BIJWASAN
xx	93 آپ / 94 ڈاؤن	رین REN
xxi	95 آپ / 96 ڈاؤن	ہری باناجی والائی ALAI

گاڑی نمبر	مابین	وقت کی بچت
MSN 1 v	میرٹھی - منگل ڈیم	10 منٹ MTS
JJP 2 vi	جودھپور - پوکراں	60 -
JJP 3 vii	پوکراں - جودھپور	55 -
JJP 4 viii	جودھپور - پوکراں	40 -
93 ڈاؤن ix	بار میر - جودھپور	15 -
F.B 2 x	فیروز پور - بھٹنڈہ	20 -
JRJ 6 xi	جالندھر شہر - جیو ڈاؤن	15 -
JRJ 5 xii	بھجوں روکنہ - جالندھر	15 -
PBJ 3 xiii	پٹھانکوٹ - جوگندر نگر	15 -
SRN 2 xiv	منگل ڈیم - سہارنپور	15 -
DG 7 xv	غازی آباد - دہلی	15 -
DP 1 xvi	دہلی - پانی پت	15 -
LF 2 xvii	فیروز پور - لدھیانہ	10 -
NJ 3 xviii	نواں شہر - جالندھر	10 -
ALJ 1 xix	جاکھل - امرتسر	10 -
ABQ 1 xx	امرتسر - قادیان	10 -
D.R 2 xxi	روہتک - دہلی (سیچنڈار)	10 -

## (4) نئے سٹیشن کھولے گئے

نمبر	نام سٹیشن	مابین
1	ہولیسی کلاں	ناریلا - کورو کھشیترا
2	رام چندر پور	انچا پور - پچھن پور
3	نال NAL	لال گڑھ - درباری

بڈھائی بالم گڑھ	BKF	3	<u>xxi</u>
گندھرا	NJP	1	<u>xxii</u>
	RDG	1	
	DR	2	

## (6) نئے کوٹیکشن جو تہیا کئے گئے

- (i) AF 2 کو SL 1 کے ساتھ سلطان پور پر  
(ii) 96 ڈاؤن کو JRM 2 کے ساتھ مارا روپر

## (7) سٹاپ جو منسوخ کئے گئے

- BKF 1 (i) بڈھائی بالن گڑھ

## (8) گاریوں کے اوقات میں اہم تبدیلیاں

- (i) 6 ڈاؤن امرتسر ہٹورہ میل 20-28 کی بجائے  
50-19 پر امرتسر سے روانہ ہوگی اور 30-20 کی بجائے  
30-18 پر مغسراٹے پہنچے گی۔  
(ii) 64 آپ طوفان ایکسپریس 10 بجے کی بجائے  
5-10 پر دہلی سے روانہ ہوگی۔  
(iii) 81 آپ A.C ایکسپریس 10-11 کی بجائے  
11 بجے نئی دہلی پہنچا کرے گی۔  
(iv) 10 ڈاؤن ڈون ایکسپریس 20-18 کی بجائے  
20-19 پر ڈبرہ دون سے روانہ ہوگی۔ اور  
35-16 کی بجائے 25-17 پر مغسراٹے پہنچے گی۔  
(v) 42 ڈاؤن صدوی ایکسپریس 30-19 کی بجائے  
20-18 پر ڈبرہ دون سے روانہ ہوگی اور 55-6 کی بجائے  
5.40 پر دہلی پہنچے گی۔

(vi) 25 آپ A.C ایکسپریس 25-11 کی بجائے 11.50

پر دہلی سے چلے گی۔ اور 15-19 کی بجائے 19.35 پر  
امرتسر پہنچے گی۔

(vii) 13 آپ ایر انڈیا ایکسپریس 20-10 کی بجائے  
10.5 پر دہلی پہنچے گی۔

(viii) M.D 1 کی بجائے 10.5 کی بجائے 9.50 پر دہلی پہنچے گی۔

(ix) U.R.NI 23.20 کی بجائے 22-40 پر ننگر سارنم پہنچے گی۔

(x) 345 آپ 30-9 کی بجائے 10.45 پر بھنڈہ سے روانہ ہوگی۔

(xi) 105 ڈاؤن 35-12 کی بجائے 13.15 پر کھنوا پہنچے گی۔

(xii) C.B 1 50-8 کی بجائے 7- چنوسی سے روانہ ہوگی

اور 40-11 کی بجائے 9.55 پر برٹیا پہنچے گی۔

(xiii) C.M 2 40-5 کی بجائے 4-4 مڑا باد سے روانہ ہوگی۔

(xiv) 94 ڈاؤن جودھپور دہلی میل 35-14 کی بجائے 14.25 پر

جودھپور سے روانہ ہوگی۔

(xv) 97 آپ جودھپور بارہیر ایکسپریس 30-20 کی

بجائے 22.25 پر جودھپور سے روانہ ہوگی۔ اور 15-4 کی بجائے

30-4 پر بارہیر BARMER پہنچے گی۔

(xvi) 98 ڈاؤن بارہیر جودھپور ایکسپریس 50-5 کی

بجائے 50-23 پر بارہیر سے چلے گی۔ اور 50-6

کی بجائے 15-5 پر جودھپور پہنچے گی۔

(xvii) BKF 3 25-15 کی بجائے 15-15 پر فاخدا

سے روانہ ہوگی اور 47-10 کی بجائے 10-35 پر

کوٹ کپورہ پہنچے گی۔

(xviii) BBB 3 40-6 کی بجائے 6-35 پر بیکانیر پہنچے گی۔

(xix) BSA 1 30-10 کی بجائے 10-0 پر اوپ گڑھ

سے روانہ ہوگی۔ اور 0-15 کی بجائے 14-55 پر

صورت گڑھ پہنچے گی۔



ایکسٹینشن کے بعد رتن گرٹھ سے 50-16 پر روانہ ہوگی۔ اور 5-0 پر میرٹھ روڈ پہنچے گی۔  
 (xxx) JRD 2 جس کا نیا نمبر 2JRM ہے ایکسٹینشن کے بعد 20-3 پر میرٹھ روڈ سے روانہ ہوگی۔  
 اور 35-10 پر رتن گرٹھ پہنچے گی۔

(xxx) JBM 1 کی بجائے 30-8 پر  
 بر میرٹھ سے روانہ ہوگی اور 35-14 کی بجائے 35-13 پر منسا پٹ پہنچے گی۔

(xxx) JPB 1 کی بجائے 0-1 پر  
 پیر روڈ سے روانہ ہوگی اور 50-3 کی بجائے 0-3 پر  
 ریلارہ پہنچے گی۔

(xxx) JBM 2 کی بجائے 30-15 کی بجائے 30-14 پر  
 منسا پٹ سے روانہ ہوگی اور 40-21 کی بجائے 40-20 پر  
 بر میرٹھ پہنچے گی۔

(xxx) JJP 2 کی بجائے 30-10 کی بجائے 15-9 پر  
 جودھپور سے روانہ ہوگی اور 50-17 کی بجائے 35-15 پر  
 پوکراں پہنچے گی۔

(xxx) JJP 4 کی بجائے 25-23 کی بجائے 15-23 پر  
 جودھپور سے روانہ ہوگی اور 5-6 کی بجائے 15-5 پر  
 پوکراں پہنچے گی۔

(xxx) JJB 2 کی بجائے 30-20 کی بجائے 45-19 پر  
 جودھپور سے روانہ ہوگی اور 55-0 کی بجائے 5-0 پر  
 ریلارہ پہنچے گی۔

(xxx) L 6 سٹیٹ ٹرین 45-7 کی بجائے  
 55-6 پر جالندھر سے روانہ ہوگی اور 9 بجے کی بجائے  
 55-8 پر لدھیانہ پہنچے گی۔

(xxx) L 7 سٹیٹ ٹرین 20-12 سابقہ وقت پر لدھیانہ  
 سے روانہ ہوگی اور 35-13 کی بجائے 0-14 جالندھر پہنچے گی۔

(xx) BSA 3 کی بجائے 20-25  
 پر انوپ گرٹھ سے روانہ ہوگی۔ اور 50-23 کی بجائے  
 45-23 پر صورت گرٹھ پہنچے گی۔

(xx) BRB 2 کی بجائے 10-6 کی بجائے 45-1 پر ریوار  
 سے روانہ ہوگی اور 25-14 کی بجائے 30-11 پر  
 بھنڈا پہنچے گی۔

(xx) BRF 2 کی بجائے 15-2 کی بجائے 10-6 پر  
 روڑی سے روانہ ہوگی اور 50-19 کی بجائے  
 35-20 پر خانلکا پہنچے گی۔

(xx) BKF 4 کی بجائے 30-19 پر  
 کوٹ کپورہ سے روانہ ہوگی۔ اور 15-0 کی بجائے  
 40-22 پر خانلکا پہنچے گی۔

(xx) BSA 2 کی بجائے 35-9 کی بجائے 10-9  
 پر صورت گرٹھ پہنچے گی۔

(xx) BHS 1 کی بجائے 15-6 پر  
 حصار سے روانہ ہوگی اور 15-9 کی بجائے 15-8 پر  
 ساوول پور پہنچے گی۔

(xx) JSB 1 کی بجائے 5-0 کی بجائے 5-4 پر  
 سمندری سے چلے گی۔ اور 50-11 کی بجائے  
 55-10 پر بھلڈی پہنچے گی۔

(xx) JJP 1 کی بجائے 35-0 کی بجائے 40-11 پر  
 پوکراں سے چلے گی۔ اور 55-6 کی بجائے 15-18 پر  
 جودھپور پہنچے گی۔

(xx) JJP 3 کی بجائے 20-10 کی بجائے 45-23  
 پر پوکراں سے روانہ ہوگی۔ اور 15-17 کی بجائے  
 45-5 پر جودھپور پہنچے گی۔

(xx) JRD 1 جس کا نیا نمبر 1JRM ہے۔

## (۹) ایئر کاندیڈیشننگ اکاؤنڈیشن جو مہیا کی گئیں

(a) (i) نمبر I آپ ۲۰ ڈاؤن میل گاڑیوں (دہلی-کالکتا) پر پارشل ایئر کاندیڈیشننگ کوچ بجائے ہفتہ میں تین بار کے روزانہ چلا کر دیں گی۔

(ii) ایک فل ایئر کاندیڈیشننگ کوچ 4۱ آپ مصوری پریس گاڑیوں پر دہلی سے دہرہ ڈون مورخہ ۲۶/۷ سے اور 4۲ ڈاؤن دہرہ ڈون سے نئی ۲۶/۷ سے روزانہ چلا کر دیں گی۔

(iii) 3 ڈاؤن 33 آپ مابین بمبئی سنٹرل اور پٹھان کوٹ اور 34 ڈاؤن / 4 آپ میل گاڑیوں پر ایک فل ایئر کاندیڈیشننگ کوچ روزانہ چلا کر دیں گی۔ نیز 31 آپ / 33 ڈاؤن میل گاڑیوں پر جو کہ دہلی اور امرتسر کے مابین چلتی ہیں ان پر علیحدہ پارشل ایئر کاندیڈیشننگ کوچ چلا کر دیں گی۔

(iv) 14 ڈاؤن / 33 آپ ایئر انڈیا ایکسپریس گاڑیوں پر دہلی اور ورائسنی کے مابین فرسٹ کلاس کوچ کی بجائے ایک پارشل ایئر کاندیڈیشننگ کوچ ہفتہ میں تین بار حسب ذیل چلے گی۔ تاہم فرسٹ کلاس کوچ ہفتہ کے بقایا چار دنوں میں بدستور سابقہ چلے گی۔

دہلی سے — ہر سوموار، ہر بدھوار اور ہر سنیچر وار

ورائسنی سے — ہر اتوار، ہر منگلوار اور ہر شکر وار

(vi) مندرجہ ذیل دنوں کو نمبر 93 آپ / 94 ڈاؤن

جو دھوپور میل گاڑیوں (دہلی-جو دھوپور) پر ہفتہ میں دو بار کی بجائے تین بار ایک پارشل ایئر کاندیڈیشننگ کوچ چلا کر دیں گی۔

دہلی سے — ہر سوموار، ہر بدھوار اور ہر سنیچر وار

جو دھوپور سے — ہر اتوار، ہر منگلوار اور ہر دیر وار

## (۹-B) ایئر کاندیڈیشننگ اکاؤنڈیشن جو منسوخ کی گئیں

(i) 59 آپ / 60 ڈاؤن سرنگر ایکسپریس گاڑیاں مابین نئی دہلی اور پٹھان کوٹ پر پارشل ایئر کاندیڈیشننگ کوچ جو ہفتہ میں تین بار حلقہ تھیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔

## (۱۵) تھرو اور سیکشنل چلنے والی کیر بجز میں تبدیلیاں

(i) 3 ڈاؤن / 33 آپ اور 34 ڈاؤن / 4 آپ میل گاڑیوں پر جو بمبئی سنٹرل اور پٹھان کوٹ کے مابین چلتی ہیں ان میں ایک فل ایئر کاندیڈیشننگ کوچ ایک فرسٹ کلاس اور ایک تھرو کلاس (3-TIER) چلا کر نیچے۔

(2) ایک کمپارٹ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس اور ایک پارشل سیلیپر کوچ — بمبئی V.T اور لکھنؤ کے

مابین 57 ڈاؤن / ۱۵7 آپ نیز ۱۵۵ ڈاؤن / 58 آپ گاڑیوں پر سلطان پور تک آیا جایا کر نیچے۔

(3) کمپارٹ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس بوگی جو TA/2 اور 83/1 TA اگرہ جھاؤنی اور لکھنؤ چلتی ہے اسکی جگہ فل فرسٹ کلاس بوگی چلے گی۔ سیکنڈ کلاس اکاؤنڈیشن ختم کر دی جائیگی۔

(4) ایک تھرو کلاس بوگی جو دہلی سے کوٹ دواہ

31 آپ / 6 ڈاؤن / KN I برائے سہارنپور



## (۱۱) ڈائینگ کاروں کی روائی

ڈائنگ کاریں نمبر ۹۳ آپ / ۹۴ ڈاؤن جو دھپور میں گاڑیوں کے ساتھ جو دھپور اور دہلی کے درمیان چلنے کی بجائے صرف رتن گڑھ جو دھپور کے درمیان چلے گی۔

## (۱۲) جو دھپور میں گاڑیوں میں ایزادی

نمبر ۹۳ آپ / ۹۴ ڈاؤن جو دھپور میں گاڑیاں مابین دہلی اور جو دھپور پر ایک ایڈیشنل تھرد کلاس کوچ لگا دی جائیں گی۔

## گاڑیوں کے اوقات :-

تھرد یا شیکسل کیریجنز کے اجراء یا منسوخی گاڑیوں میں اکا موڈیشن کی درمندی کی ایڈجسٹمنٹ وغیرہ کے متعلق مفصل معلومات حاصل کرنے کے لئے اپریل ۱۹۹۶ء کے ریلوے ٹائم ٹیبل ملاحظہ فرمائیں جو کہ ریلوے بکنگ، ریزرویشن اور انکوائری دفاتروں اور مشہور سٹیشنوں پر ریلوے باک سٹالوں سے میمتا دستیاب ہو سکتا ہے۔

## چیف آپرٹنگ سپرنٹنڈنٹ

ناردرن ریلوے

نئی دہلی

چلتی ہے وہ اب براستہ گجراؤلہ ۱۴ آپ / گاڑیوں پر چلے گی۔

(۵) ایک کمپازٹ فرسٹ اور تھرد کلاس جو دہلی سے کوٹ نہارہ کے درمیان ۱۴ آپ / ۲ KN 3/SM کے ساتھ چلتی ہے۔ اب KNI پینجر ایکسپریس کے ساتھ نجیب آباد سے کوٹ دورہ پر لگا دی جائیگی

(۶) میرٹھ سٹی۔ لکھنؤ۔ سر دمنر یعنی کمپازٹ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کوچ اور تھرد کلاس کوچ اور بھنڈ شہر۔ لکھنؤ کمپازٹ فرسٹ اور تھرد کلاس تھرد کیریجنز۔ آئندہ بجائے مراد آباد کے باڑپس ۳۵ ڈاؤن میل کے ساتھ تبدیل کر دی جائے گی۔

(۷) ایک تھرد کلاس کوچ جو ۱۴ ڈاؤن / ۱۳ آپ ایئر انڈیا ایکسپریس کے ساتھ چلتی ہے۔ وہ آئندہ صاحب گنج تاک آیا جایا کرے گی۔

(۸) ایک تھرد کلاس کوچ کی بجائے اب ایک ایڈیشنل فرسٹ کلاس کوچ مابین دہلی اور کالکا ۱ آپ / ۲ ڈاؤن میل گاڑیوں پر چلا کرے گی۔

(۹) ایک کمپازٹ فرسٹ۔ سیکنڈ اور تھرد کلاس اور ایک تھرد کلاس کوچ جو مابین دہلی اور ڈیگانہ ۸۹ آپ / JRD I نیز ۹۵ / JRD ۲ ڈاؤن کو ۸۹ آپ / JRM I اور ۹۶ / ۲ JRM ۹۵ ڈاؤن گاڑیوں کو جو دھپور تک بڑھا دیا گیا۔ وہ اب جو دھپور تک آیا جایا کرے گی۔

# پاپوں سے ڈرو

## کیونکہ پانی کے مارتے کو پاپ یہاں ملی ہے



پنجابی میں کہاوت ہے۔ تپ سے راج اور راج سے نرک ملتا ہے۔ چنانچہ ہمارا پیرا چین انہماک بھی اس بات کا شاہد ہے کہ راون (جس کا پہلے جنم کا نام پر تپ بھانٹا تھا) نے اپنے پہلے جنم میں بہت تپ کیا تھا لیکن ایک دھوکہ باز دشمن جو کہ ایک تپسوی کا روپ دھار کر کے اُسکا گوروینا اور پرہمنوں کو ایک ٹیگہ میں بلا کر اُنکو مالش کا بھوجن کھلا کر اُنکا دھرم بھرت کر کے لگا۔ تو ہاکاش بافی ہوئی کہ یہ بھوجن اپو تہ ہے۔ اے برہمن دیوتاؤ۔ اسکو مت گہن کرو۔ اُس پرہمنوں نے بھوجن سو لیکار نہ کیا اور راہ پر تپ بھانٹو کو شاپ دیا کہ تم راکشس چلو۔ چنانچہ وہی دوسرے جنم میں راون بنا اور رشیوں کا خون ٹیکس میں وصول کرنے لگا۔ اس کے راج میں کوئی مکتش دیوتاؤں کی پوجا۔ برہمن ٹیکہ اور دھرم کرم نہیں کر سکتا تھا۔ یہ تھا راہت تھا پرہ کے مصداق تمام رعایا بھی راکشوں کے سے کرم کرنے لگ گئی تھی۔ پاپ بڑھ گئے تھے اور راون کو اپنی شکتی اور راج کا استدار بھیمان ہو گیا تھا کہ وہ کیلاش پر پت کو دہیں ہاتھ سے اٹھا کر کھلوان شہر کو بھی قہم کرنے کے درپے ہو گیا۔ لیکن انتر بامی بھگوان شہ نے اُسکی نیت کو بھانپ لیا۔ اور راون کا ہاتھ کیلاش پر پت کے نیچے دب گیا۔ اس نے ہزار کوشش کی لیکن ہاتھ نکل نہ سکا۔ اب تو وہ حواس باختہ ہو گیا اور بھگوان شہ کی ارادہ میں اُستنی کہی۔ جو کہ شوتا نندہ سنتوڑ کے نام سے اب بھی برہمت ہے۔ راگ دلش سے رہت بھولے ہمارے ہادیو اُسکی اُستنی پر پرت ہو گئے اور اس کا ہاتھ پر پت سے نکل آیا لیکن گزشتہ جنم کے برہمنوں کے شاپ کا اثر ذائل کب ہو سکتا تھا۔ اس کا ستونگن تو لاخ کی طرح کچھ ہی دیر کے لئے پگھلا لیکن بعد میں اس کا ہر وہ پھر گھوڑ ہو گیا۔ اور اس نے ظلم و ستم کا بازار گرم کر دیا۔ رشیو اور مینیوں کو قید کر لیا۔ اُن کا خون ایک گھڑے میں اکٹھا کر کے زمین میں گاڑ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام دیش میں اس قدر قحط پڑا کہ جیس کی مثال نہ ملتی تھی۔ بارشیں کئی سال تک نہ ہوئیں۔ آخر رشی لوگ ہمارا راجہ جنا۔ کے پاس گئے۔ اور اُن کو کہا کہ سونے کا بل تیار کر کے آپ اور آپکی ہمارا فی زمین پر بل چلاؤ۔ چنانچہ جب بل چلنے لگا تو بل کی ٹوک اُس گھڑے سے ٹکرائی گھڑا زمین سے نکلا گیا۔ تو اس میں سیتا جی پرگٹ ہوئیں سنسکرت میں "سی" بل کی ٹوک کو کہا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا نام سیتا رکھا گیا۔ اس کے پیدا ہونے سے بارشیں شروع ہو گئیں۔ اور قحط دور ہو گیا۔

آج ہمارے موجودہ رہنما جو اپنے آپ کو ہمارا گاندھی جیسے اہمسا وادی ہمارا پرش کا پیر و کار کہتے ہیں۔ انہوں نے بیس سال میں تقریباً بیس کروڑ گوروں کی ہتھیا کا جہان پاپ کر کے ہی پوڑ دیش کا مستحیا ناش کر دیا ہے۔ انہوں نے ہمارے پیرا چین ویدک دھرم کی جڑوں کو بھی کھوکھلا کرنے میں کوئی کسر نہیں رکھی حکومت کے نشہ میں انہوں نے ایسے ایسے گھوڑ پاپ کئے ہیں۔ جو دنیا کے سامنے آ رہے ہیں۔ راون برہمن تھا مہرشی پلست کا پوتا تھا۔ اور سنسکرت کا دووان تھا۔ لیکن تھا راکش کیونکہ وہ دُش تھا کامی تھا۔ کروڑھی تھا۔ شہر بلی تھا۔ کبابی تھا گویا کہ ہمارا دُشٹ اور انتا چاری تھا سونے کی لٹکا کا مالک تھا۔ اور اس کا بہت بڑا پر یو رکھا۔ راک لکھ پوت سوا لکھ نالی تیس راون کے گھر دیا نہ باقی۔ اس لئے اس راج مد نے اُسکو



اندھا کر دیا تھا تبھی تو اس نے اپنے اسٹڈیو بھگوان شہو کو بھی ختم کرنے کی ٹھان لی۔

آج جن لوگوں کے ہاتھ میں اس پوتر دھارماک بھارت دیش کی باگ ڈور ہے۔ وہ ہمارے تمام دھارماک سنسکاروں اور پراچین سہشتیا کو قبر کھود کر دینا چاہتے ہیں۔ ہماری کمروں و ریشوں کی ہندو سنسکرتی اور دھارماک و چاروں کو تہیست و نابود کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ انکی نظروں میں یہ سب دنیاوی خیالات ہیں! بسنے ہندو دھرم یا ویدک سنسکرتی کو ختم کرنے سے ہی ان کا سیکولرازم قائم رہ سکتا ہے۔ یہ مغربی تہذیب اور مغربی تعلیم کے دلدادہ درجن کے ریشی EAT DRINK AND BE MERRY کھاؤ۔ پیو اور موج اڑاؤ۔ کے ہندھانت کو مقدم سمجھتے ہیں۔ ان کو ویدک ویراک اور نیاگ کی بھاونائیں مطلقاً گوارہ نہیں ہیں اور یہ اپنے غلط و چاروں کو تمام دیش کے لوگوں پر کھوٹنا چاہتے ہیں جس سے پاپ کرم بڑھ رہے ہیں۔ دہر بھاونائیں ختم ہو ہی زیر برزنا تک حکومت نے گنوہتیا بند نہیں کی اور نہ ہی اس اصول کو تسلیم کرنے کیلئے تیار رہے ہزاروں جہاں پریش قید کئے جا چکے ہیں اور سینکڑوں اپنے پرائوں کی بازی لگا چکے ہیں۔ اگر ہندوؤں کی اس دھارماک اور جائز خواہش کی پرواہ نہ کی گئی۔ تو ہندو ایسی ناستاک حکومت برداشت نہیں کریں گے۔ چونکہ گورکھشا ہندوؤں کا پریم دھرم ہے۔ اس لئے ہندوؤں کے لئے مرنے اور جینے کا سوال بن چکا ہے۔ ہمارے وید اور شاستر میں گورکھشا کے لئے پریرا دیتے ہیں۔ چنانچہ ہم یہاں ویدوں کے چند منتر اقتباس کرتے ہیں۔

यः पौरषेयेण ऋषिणा समङ्कते योऽप्रव्ययेन वशुना यातधानः ।

योऽप्रचन्याययाः भरति क्षीरमग्ने तेषां शीर्षाणि हरस्तापि वृत्र ॥ ऋः १०-८७-२६

ارتھ۔ جو راکھش منش گھوڑے یا گائے کا ماش کھاتا ہے۔ بلکہ گائے کے دودھ کی چوری کرتا ہے۔ الٹی۔ اس کا سر پھید کر دو۔

पशून् पाहि गां मा हिंसी , प्रजां मा हिंसी

प्रावि मा हिंसी इमं मा हिंसी द्विपादं पशुम् ।

मा हिंसी रेक शफ पशुं मा हिंस्यत्सर्वा मूतानि ॥ (यजुर्वेद)

ارتھ۔ پشوؤں کی رکشا کرو۔ گائے کو مت مارو۔ بکری کو مت مارو۔ بھڑ بھڑ کو مت مارو۔ دوی پد پشو (یعنی دوپاؤں والے مرغ۔ مور وغیرہ) کو مت مارو۔ ایک شف پشو (ایک کھڑولے گھوڑا) لکھا۔ نیل گائے کو مت مارو۔ کسی بھی پرانی کو مت مارو۔ گائے کی تو پرستش کی گئی ہے۔ اس میں تمام دیوتاؤں کا دوس مانا ہے۔ اور اس سے پرارتھنا کی گئی ہے۔

यूयं गावो मे दपथा कृशां चिद श्रीरंचिद कृणु शा सुंप्रनीकम् ।

भद्रं रहं कृणुय भद्रवाची बृहद्वो वय उच्यते सभासु ॥ (ऋः ६-२६-७)

ہے گاویں! تم دُبل کو بلوان بناؤ۔ دیش تیج کو تیجی کرو بے منگل سے شبدوالی دھینو! ہمارے گھر کو منگل سے کرو۔

अज्ञावती सुयवत रिशन्ती शुद्धा अप्रः सप्रयाणे पिबन्ती :

मा बःस्तेन ईशत माघ शराः परिवो हेती रुद्रस्य वृड्याः ॥ (ऋगाः ६-२८-७)

ہے پر بادتی! (بکھڑے بکھڑی پر لوار والی) دھینو! تم سندر گھاس کھاؤ۔ زربلی مل پیتی ہوئی زربجے ہو کر دچرو۔ چرتیقا بھاک۔ یعنی قصائی تمہارا سموا می نہ بنے۔ رُد کی گھاتاک شکستی تم سے دور رہے۔





# مہاجرات

دنیا کی سب سے بڑی پشتک ہے سنسکرت کے آٹھ لاکھ شلوکوں کا مجموعہ ہے۔ نیتی اور دھرم کا ادبھت گرنہ ہے جسکو مہرشی وید ویاس جی نے پانچ سال کی شب و روز محنت سے تیار کیا تھا اور جسکو ددوانوں نے پانچویں صدی مانا ہے۔ آج اس کی مانگ روس، عرب اور دیگر ممالک کر رہے ہیں۔ شریک جھگوت گیت تاجو کہ تمام سنسار میں پرستہ ہے۔ وہ بھی اسی مہاجرات کے بھیشم پرک ایک حصہ ہے۔ یہ گرنہ تمام ویدوں، شاستروں اور پورانوں کا سار ہے۔ نل، مینتی، دشینت، شگنتلا، ستیہ والیہ، ساوتری اور راجہ شوی وغیرہ مشاہیر کتھاؤں کے علاوہ کوروئے، پندروں کے چھ سات یڈھ کا مفصل حال اس میں پڑھیے۔ اپنے دھرم کی واقفیت کیلئے ہر بند کو یہ گرنہ ضرور پڑھنا چاہیے۔ ہم نے اس گرنہ کو اردو میں چھپوایا ہے جس میں مکمل اٹھارہ پرک ہیں۔ جگہ جگہ پر سرنگی اور کیرنگی تصاویر چسپاں کی گئی ہیں۔ ٹائٹل سے رنگا اور خوبصورت مضبوط جلدیں ملوئیں۔ پکاغذ اعلیٰ سفید لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ سائیز ۲۰ × ۳۰۔

حصہ اول صفحات ۷۲۰۔ قیمت -/- ۱۳/- روپیہ

مصلحت کا پتہ: رسالہ "اوم" اجیری گیٹ، جلی

(نوٹ) پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ دوسرا ایڈیشن چھپ رہا ہے۔  
ایسا آرڈر جلد باب کرا لیں